باب
13

جرأت کاری کا فروغ

(ENTREPRENEURSHIP DEVELOPMENT)

سیکھنے کے مقاصد

اس باب کے مطالعہ کے بعد آپ:

- آپ 'جرأت'، جرات کاری اور 'انٹر پرائز' جیسی اصطلاحات کا مفہوم بیان کرسکیں گے؛
- جرأت کاری (Entrepreneurship)اور مینجمنٹ کے درمیان امتیاز کرسکیں گے نیز جرأت کاری کی خصوصیات سے بحث کرسکیں گے؛
- 'جرأت کاری' کی ضرورت بیان کرسکیں گے؛
- جرأت کاروں کے کام اور ان کے کردار بیان کرسکیں گے؛
- جرأت کارانہ صلاحیتوں (Entrepreneurial Competencies) کی شناخت کرسکیں گے؛
- جرأت کاری کے فروغ کی وضاحت اور اس پر عمل کرسکیں گے؛ اور
- جرأت کاری میں کود پڑنے کے لیے اقدار، رجحانات اور ترغیبات کی شناخت کرسکیں گے۔

ورچو کا آغاز (Seeds of Virchow)

نارائن ریڈی، ایم ایس سی، آرگینک کیمسٹری، 1981 تک ایک دوا ساز کمپنی میں کام کرتے تھے جہاں انھوں نے ایک سالمے کو ترقی دی تھی۔ وہ اس سالمے کے تجارتی استعمال کی فکر میں تھے اور اس مقصد کے لیے ایک چھوٹے پیانے کی اکائی قائم کرنا چاہتے تھے۔ وہ دو ڈاکٹروں سے ملے جو تازہ تازہ خلیجی ملک سے واپس آئے تھے اور جو روپیہ وہاں سے لائے تھے اس کو کسی نفع بخش پیداواری کام میں لگانا چاہتے تھے (خلیجی بحران کو ذہن میں رکھیے) ریڈی کا آئیڈ یا ان کو اچھا لگا۔ اس طرح خواہش مند جرأت کار (Entrepreneurs) باہم ملے۔ کسی نے صحیح کہا ہے کہ جہاں چاہ وہاں راہ۔ اس طرح ایک جوکھم بھری مہم سے تخم ریزی ہوگئی۔ اس سالمے سے بڑے پیانے پر دوائیاں بنانے کے خیال کے تمام تکنیکی، معاشی، تجارتی اور مالی پہلوؤں اور امکانات پر تفصیل کے ساتھ غوروفکر کیا گیا اور پھر 1982 سے 28 لاکھ روپے کی ابتدائی سرمایہ کاری سے SSI کے طور پر ورچو تجربہ گاہ (Virchow Laboratories) کا قیام عمل میں آیا۔ اس میں سے 20 لاکھ روپے میں تینوں ہم کاروں کا مساوی تعاون تھا اور 8 لاکھ روپے اندھراپردیش ریاستی فائنیس کارپوریشن (APSFC) نے دیے تھے۔ اس پروجیکٹ پر عمل درآمد میں بڑے چیلنجز کا سامنا تھا کیوں کہ زمین بھی حاصل کرنی تھی، فیکٹری بھی تعمیر کرنی تھی تجربہ گاہ کا سامان بھی خریدنا تھا۔ سپلائروں

اور بالقوۃ گراہکوں سے گفت وشنید کرنی تھی اور اس کے علاوہ ڈرگ کنٹرول، ماحولیات وغیرہ سے بھی منظوری حاصل کرنی تھی۔ شروع میں تو یہ نارائن ریڈی ہی تھے جو اس تمام انٹرپرائز کے محور کے طور پر کام کرتے رہے۔ اس کے بعد ایک مضبوط مینجمنٹ ٹیم تشکیل دے دی گئی اور اس ٹیم کے اچھے مینجمنٹ اور کوششوں کے نتیجے میں ورچو(Virchow) منتخب سالمے سے بنیادی ڈرگ تیار کرنے والی دنیا کی سب سے بڑی اور سب سے اچھی کمپنی بن گئی۔ انٹرنیٹ پر ورچولیبوریٹریز کی ویب سائٹ آپ کا استقبال کرے گی۔ اس گروپ میں چار کمپنیاں ہیں جن میں ورچولیبوریٹری کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔

تعارف (INTRODUCTION)

جرأت کاری (Entrepreneurship) خود اپنا کاروبار شروع کرنے کا عمل ہے جو ہر قسم کی دیگر معاشی سرگرمی (چاہے وہ نوکری ہو یا کوئی اور پیشہ) سے ممتاز ومختلف ہے۔ جو شخص اپنا کاروبار شروع کرتا ہے اسے جرأت کار (Entrepreneur) کہا جاتا ہے۔ اس عمل کا نتیجہ۔یعنی کاروباری اکائی۔انٹرپرائز (Enterprize) ہے۔ ان تینوں اصطلاحات (یعنی Entrepreneurship، Entrepreneur اور Enterprize) میں وہی رشتہ ہے جو انگریزی گرامر میں فاعل، فعل اور مفعول(SVO) کے درمیان ہے۔ فاعل فعل مفعول (Subject-verb-object) سے اس کی شکلی مماثلت کے لیے درج ذیل شکل دیکھیے۔

یہ بڑی دلچسپ بات ہے کہ جرأت کاری جرأت کار کے لیے خود روزگار دینے کے ساتھ ساتھ بڑی حد تک دیگر دو معاشی سرگرمیوں۔یعنی نوکری اور پیشہ (Profession) کے مواقع کی تخلیق اور توسیع بھی کرتی ہے (کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ ایسا کیوں اور کیسے ہوتا ہے؟)۔ یہی نہیں بلکہ ہر کاروبار دوسرے کاروبار کو بڑھاوا دینے کا کام کرتا ہے۔ خام مال اورکل پرزوں کی سپلائی، مختلف سروسز کی فراہمی، ٹرانسپورٹ، کوریئر، ٹیلی کمیونی کیشن، تقسیم کار، بچولیے، اشتہارات، کھاتہ داری اور وکیلوں کی خدمات وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔ اس طرح جرأت کاری ملک کی مجموعی معاشی ترقی میں زبردست اہمیت کی حامل ہے۔

یہ بات دلچسپی کا باعث ہوگی کہ مجموعی معاشی ترقی میں جرأت کاری کی اہمیت اور اس کے کردار کو دیکھتے ہوئے بھی بہت زیادہ لوگ اس کو اپنے پیشے (Career) کے طور پر اختیار نہیں کرتے۔ روایتی طور پر تو یہ یقین کیا جاتا تھا کہ جرأت کار پیدائشی ہوتے ہیں۔ ترقی کے لیے کوئی بھی سماج پیدائشی جرأت کاروں کا انتظار نہیں کرسکتا۔ درحقیقت معاشی ترقی کے منصوبے اس وقت زیادہ سودمند ہوں گے جب لوگوں میں یہ بیداری پیدا کردی جائے۔ لوگ کم عمری میں جرأت کاری کو ہی مستقبل کی پسند اور پیشہ بنائیں۔

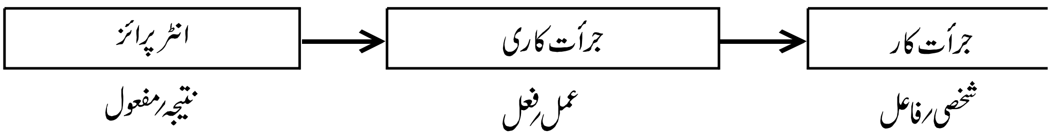

فاعل، فعل اور مفعول میں مماثلت

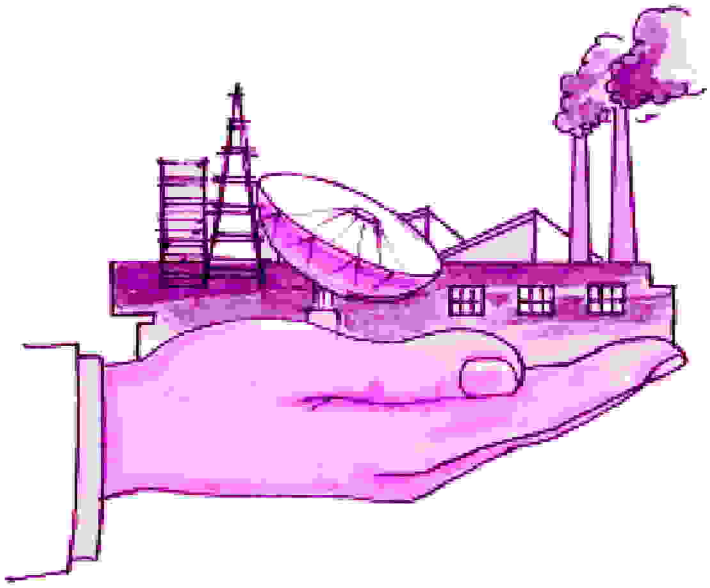

جرأت کاری: سب کچھ آپ کے ہاتھ میں

اگر آپ جرأت کاری کا انتخاب کرتے ہیں تو آپ ملازمت کے متلاشی نہ ہوں گے بلکہ دوسروں کو نوکری مہیا کرنے والے بنیں گے اور بہت سے مالی اور نفسیاتی فائدے آپ کے قدم چومیں گے۔ جرأت کاری دراصل جرأت کار بننے کا ایک حوصلہ اور امنگ ہے، پیدائشی چیز نہیں ہے۔

جرأت کاری کا تصور (THE CONCEPT OF ENTREPRENEURSHIP)

آپ اس بات سے باخبر ہی ہیں کہ جرأت کاری، پیداوار کے چار اہم عوامل میں سے ایک ہے۔ دیگر تین عوامل زمین، محنت اور سرمایہ ہیں۔ بہر حال یہ اصطلاح (Enterpreneurship) فرانسیسی لفظ انٹر پرینڈے (Enterprende) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں ''کسی کام کی ذمہ داری قبول کرنا یا بیڑا اٹھانا۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ اس بیڑا اٹھانے کا تعلق معاشیات سے نہیں تھا بلکہ 'فوجی مہموں' سے تھا۔ اس لیے آپ (Enterpreneurship) کے مینجمنٹ میں کئی فوجی اصطلاحات کا استعمال دیکھیں گے۔ مثال کے طور پر حکمتِ عملی (Strategy) یعنی (دشمن سے آگے بڑھ جانے کا عمل) اور لاجسٹکس (Logistics) یعنی فوج اور فوجی سامان کی نقل وحرکت وغیرہ فوجی اصطلاحات ہی ہیں۔ تاریخی طور پر دیکھیں تو جنگوں کے بعد معاشی تعمیر وترقی کے کام شروع کیے جاتے ہیں۔ اس لیے یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے کہ معاشیات اور مینجمنٹ میں فوجی اصطلاحات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ جنگیں کبھی کبھی ہوتی ہیں اور ان کے درمیان لمبے لمبے وقفے بھی ہوتے ہیں لیکن آج کی مسابقتی دنیا میں، جرأت کار (Entrepreneur) ہر روز

جنگ چھیڑتے ہیں۔ آج اس بات پر لگاتار زور دیا جاتا ہے کہ نئی پروڈکٹس کو فروغ دیا جائے۔ نئی منڈیوں کی کھوج کی جائے۔ ٹیکنالوجی کو ترقی دی جائے اور مارکیٹنگ وغیرہ کے نئے نئے اور لبھانے والے طور طریقے اپنائے جائیں۔

اصطلاح جرأت کاری (Entrepreneurship) کو سب سے پہلے اٹھارھویں صدی کے ماہر معاشیات رچرڈ کانٹی لان (Richard Contillon) نے معاشیات میں متعارف کرایا۔ اس نے اپنی تحریروں میں رسمی طور پر جرأت کاری (Enterpreneurship) لفظ کی تعریف اس طرح کی ہے ''یہ ایک ایسا عامل (Agent) ہے جو پیداوار کو مستقبل میں ایک خاص قیمت پر پہنچنے کے لیے ذرائع کو خاص قیمتوں پر خریدتا اور پیدا کرتا ہے''

اسی وقت سے معاشیات میں اس لفظ کے استعمال کا مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ''جرأت کاری'' میں جوکھم یا خطرہ، غیر یقینی پن، پیداوری وسائل کا تال میل، اختراعات اور سرمایے کی فراہمی وغیرہ مضمر ہیں۔

جرأت کاری کی تعریف ہم یوں کر سکتے ہیں ''یہ کاروبار سے جڑے عدم تیقن اور جوکھموں کے تناظر میں گراہکوں کو قدر کی تحویل، سرمایہ کاروں کو آمدنی اور خود کاروبار کو نفع پہنچانے کے نقطۂ نظر سے ضرورت کو پہچاننے، وسائل کو استعمال کرنے اور پروڈکشن کو منظم کرنے کی ایک باقاعدہ، بامقصد اور تخلیقی سرگرمی ہے''۔ یہ تعریف جرأت کاری کی کچھ خصوصیات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اب ہم ان ہی خصوصیات کی طرف اپنی توجہ مبذول کرتے ہیں۔

کامیابی کی پرورش

جرأت کاری کی خصوصیات
(CHARACTERISTICS OF ENTREPRENEURSHIP)

جرأت کار٬ جرأت کاری اور انٹرپرائز کے فاعل۔فعل۔مفعول والے فارمولے میں ہم پاتے ہیں کہ جرأت کاری کاروبار شروع کرنے کا عمل ہے۔اس عمل کی خوب صورتی سے ہر شخص ہی حیرت زدہ ہے کہ کس طرح ایک شخص کاروبار کو اپنی آئندہ زندگی کا پیشہ بنانا پسند کرتا ہے، اسے بازار کے مواقع کا کس طرح علم اور اندازہ ہوتا ہے٬ کس طرح وہ اس کاروبار کے شروع کرنے کی ہمت جٹاتا ہے اور کس طرح وسائل کو اپنے فائدوں کے لیے استعمال کرتا ہے جب کہ عوامی زندگی میں جرأت کاری کو چند غیر معمولی صلاحیت والے لوگوں کے لیے ہی مخصوص سمجھا جاتا رہا ہے۔ ذیل میں ہم یہ بتانے کی کوشش کریں گے کہ جرأت کاری ایک ایسا پیشہ ہے جس کے خواب آپ بھی دیکھ سکتے ہیں اور جس کی آپ کو تمنا ہے۔

یہ یاد رکھیے کہ وسائل ہمیشہ محدود ہوتے ہیں لیکن آرزوئیں بھی محدود ہوں یہ ضروری تو نہیں۔آپ ان چیزوں کی بھی آرزو کرسکتے ہیں جو آپ کی موجودہ حیثیت اور وسائل سے زیادہ اور بڑی ہوں، عمل آج ہی سے شروع کیجیے اور یہ یاد رکھیے کہ آرزو کا مطلب ہے ایسی خواہش جس کو عمل سے ضرب دی گئی ہو (خواہش x عمل)۔

1۔ باقاعدہ سرگرمی (Systematic Activity): جرأت کاری کوئی پراسرار تحفہ یا جادو نہیں ہے اور نہ کوئی ایسی چیز ہے جو اتفاقی طور پر وجود میں آجائے۔یہ ایک باقاعدہ ایک ایک قدم چلنے والی اور بامقصد سرگرمی ہے۔اس کا اپنا ایک مزاج، اپنی ہوش مندی، معلومات، لیاقتیں اور صلاحتیں ہیں جن کو رسمی تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت سے سیکھا جاسکتا ہے، حاصل کیا جاسکتا ہے اور فروغ بھی دیا جاسکتا ہے۔جرأت کاری کے عمل کی صحیح سمجھ اس وہم اور اس باطل گمان کو دور کرنے کے لیے بھی ضروری ہے کہ جرأت کار پیدا ہوتے ہیں بنتے نہیں ہیں۔

2۔ بامقصد اور جائز سرگرمی (Lawful and Purposeful Activity): جرأت کاری کا مقصد ایک جائز کاروبار ہے۔اس بات کا ذہن میں رکھنا نہایت ضروری ہے کہ غیر قانونی یا ناجائز سرگرمیوں کو صرف اس بنیاد پر جرأت کاری نہیں کہا جاسکتا کہ جرأت کاری میں بھی جوکھم ہوتا ہے اور ناجائز کاروبار میں بھی۔ درحقیقت جرأت کاری کا مقصد انفرادی منافع اور اجتماعی مفاد کے لیے اقدار کی تخلیق و تعمیر کرنا ہے۔

3۔ اختراع (Innovation): کسی فرم کے نقطۂ نظر سے، اختراع سے لاگت میں کمی اور آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔اگر یہ دونوں ہی باتیں ہوں تو اختراع بہت ہی خوش آئند اور خوش گوار ہے۔اگر اس سے یہ دونوں فائدے نہیں بھی حاصل ہورہے ہیں تب اس کو خوش آیند ہی کہنا چاہیے کیوں کہ پھر اختراع مزاج اور طبیعت کا حصہ بن جاتی ہے۔

جرأت کاری اس مفہوم میں تخلیقی عمل ہے کہ اس سے قدر کی تخلیق ہوتی ہے۔آپ کو سمجھ لینا چاہیے کہ جرأت کاری کے بغیر کوئی مادّہ وسیلہ نہیں بن سکتا۔ پروڈکشن کے مختلف عوامل کے امتزاج سے ہی جرأت کار ایسی اشیا اور خدمات تیار کرتے ہیں جن سے سماج کی ضرورتیں اور خواہشات پوری ہوتی ہیں۔ جرأت کاری کے ہر عمل کے نتیجے میں آمدنی اور دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔اگرچہ اختراعات (Innovations) سے

موجود انڈسٹری کو نقصان پہنچتا ہے (جیسے زیروکس مشینوں نے کاربن پیپر انڈسٹری کو بیکار کر دیا۔ موبائل ٹیلیفون نے لینڈ لائن ٹیلیفون کی اہمیت کم کر دی) لیکن اختراعات سے معیشت کو جو فائدے ہوتے ہیں ان کی روشنی میں اختراعات اور ان کے نتیجے میں تخلیقی بربادی دونوں ہی قابل تعریف ہیں۔

جرأت کاری اس مفہوم میں تخلیق بھی ہے کہ اس میں نئی نئی چیزوں کا اختراع ہوتا ہے، نئی نئی مصنوعات بازار میں آتی رہتی ہیں، نئے نئے بازاروں اور سپلائی ان پٹ(input) کے ذریعے کی کھوج ہوتی رہتی ہے، ٹیکنالوجی کے شعبے میں نئی نئی ترقیات ہوتی ہیں اور جدید ترتنظیمی شکلوں میں کچھ بہتر، اور تیز تر کرنے کے مواقع پیدا ہوتے ہیں اور آج کی جدید دنیا میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ ماحولیات کو کم سے کم نقصان پہنچتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ترقی پذیر ملکوں کے جرأت کار بنیادی طور پر اختراع پسندانہ پروڈکٹس بازار میں نہ لا سکے ہوں یا بازار کے فائد نہ رہے ہوں لیکن یہ بات یقینی طور پر کہی جاسکتی ہے کہ وہ نئی نئی تکنیکوں کو اپنانے میں پہلے یا دوسرے مقام پر ضرور ہوں گے۔ ان کے لیے یہ بھی کوئی کم کامیابی نہیں ہے کیوں کہ ترقی یافتہ ملکوں کی ٹیکنالوجی کی نقل کرنا بھی اپنے ملک کے لیے بڑا چیلنج بھرا کام ہے۔ ایک جرأت کار خاتون کو جو صنعتی حرارت رسائی کے لیے حرارتی پیڈ (Thermal Pads) بازار میں لانا چاہتی تھیں کیمکل اور شوگر ملوں کی طرف سے سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ حالاں کہ لکڑی، کوئلہ یا ایل پی جی وغیرہ کے استعمال سے بھٹیوں کو مروجہ طریقوں پر گرم کرنے کے لیے ان کے پروڈکٹس کی بالا دستی قائم ہو چکی تھی۔ ترقی پذیر ملکوں کو اس بات سے فکر مند نہیں ہونا چاہیے کہ ''یہ چیز یہاں ایجاد نہیں ہوتی'' پہیے کو دوبارہ ایجاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ الیکٹرانکس کے شعبے میں سونی (Sony) بہت بڑا نام ہے لیکن سونی نے ٹرانسسٹر ایجاد نہیں کیا اور پھر بھی آج دنیا بھر میں تفریح اور منورنجن والی تمام مصنوعات جو سونی نے بنائی ہیں اس میں اس نے ٹرانسسٹر کا استعمال کیا ہے۔

4۔ پروڈکشن کی تنظیم کاری (Organisation of Production): پروڈکشن میں افادیت کی تخلیق کی جاتی ہے۔ اس میں شکل، مقام، وقت اور شخصی افادیت شامل ہوسکتی ہے اور ان سب کے لیے پروڈکشن کے مختلف عوامل یعنی زمین، محنت، سرمایہ اور ٹیکنالوجی کی ایک متحدہ شکل میں ضرورت ہے۔ ایک جرأت کار کاروباری مواقع کا فائدہ اٹھا کر اور وسائل کو استعمال کر کے ایک پیداواری انٹرپرائز یا فرم کو وجود میں لاتا ہے۔ یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ جرأت کار کے پاس ان میں سے کوئی بھی وسیلہ نہیں ہوتا۔ اس کے پاس بس ایک آئیڈیا ہوتا ہے جس کو وہ وسائل مہیا کرنے والوں کے درمیان، پروان چڑھاتا ہے۔ ایک ایسی معیشت میں جہاں مالی نظام بہت ترقی یافتہ ہو اسے رقم مہیا کرنے والی تنظیموں کو مطمئن کرنا ہوتا ہے اور وہ سرمایے کا بندوبست اس طرح کرتا ہے کہ سازوسامان، (Equipment) مال، ضروری خدمات (جیسے بجلی اور پانی وغیرہ) اور ٹیکنالوجی وغیرہ کی فراہمی بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہے۔ ایک پروڈکشن تنظیم کے لیے کن کن چیزوں کی ضرورت ہوگی، ان کی کب ضرورت پڑے گی اور ان کی فراہمی کب اور کہاں سے ممکن ہوگی اور ان کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیسے ہوگا ان سب باتوں کا بندوبست

ایک جرأت کار ہی کا کام ہے۔ ایک جرأت کار انٹرپرائز کے مفاد میں وسائل کو جٹانے کے لیے گفت وشنید کی صلاحیت سے بھی استفادہ کرتا ہے۔ پروڈکٹ کا فروغ اور پروڈکٹ کے لیے بازار کا فروغ بھی پروڈکشن کی تنظیم میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ ایک جرأت کار ضروری ساز و سامان کی فراہمی کے ذرائع کو بھی ترقی دیتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک آٹو موبائل مینوفیکچرنگ اکائی یا برگر پیزا(PIZZA) بنانے والی اکائی کو شروع کرنے کا معاملہ ہوتو بازار سے استفادے اور بازار کی ضرورتوں کے مطابق پروڈکشن کو ترقی دینے کے لیے ان کی مینوفیکچرنگ کے مختلف عناصر یا ارکان کے سپلائروں کی تنظیم کو فروغ دینا ہوتا ہے۔

5۔ جوکھم برداشت کرنا(Risk-Taking): ایک جرأت کار کو اپنے پروجیکٹ کے لیے مختلف قسم کے ساز و سامان کی یقینی فراہمی کے لیے کچھ معاہدے کرنے پڑتے ہیں اور اس لیے چاہے انٹرپرائز کامیاب ہو یا ناکام، جرأت کار کو ادائیگی کے تمام جوکھم اٹھانے کا وعدہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح زمین کے مالک کو زمین کا کرایہ ملتا ہے۔ سرمایہ فراہم کرنے والوں کو پہلے سے طے شدہ شرح پر سود ملتا ہے اور مزدوروں کو طے شدہ مزدوری اور تنخواہ ملتی ہے۔ جب کہ جرأت کار کو منافع کی کوئی ضمانت حاصل نہیں ہوتی۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ کسی بھی انٹرپرائز کی مکمل بربادی شاذ و نادر ہی ہوتی ہے کیوں کہ ایک جرأت کار اپنے کاروبار کو خطرات سے نکالنے کے لیے سبھی کچھ کرتا ہے۔ وہ تنظیم کی بہتری اور ترقی کے لیے ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ مثال کے طور پر وہ اپنے پروڈکشن کے گراہکوں سے پہلے سے ہی معاہدے کر لیتا ہے۔ وہ دوسروں کے پروڈکشن کے فروخت کار اور مینوفیکچرر سے معاہدے کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جوکھم اٹھانے سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا جتنا کہ توقع ہوتی ہے۔

عام طور پر یہ مانا جاتا ہے کہ جرأت کار بھاری جوکھم اٹھاتے ہیں۔ ہاں، جو افراد، جرأت کاری کے شعبے میں اپنا پیشہ اختیار کرتے ہیں ان کو ان لوگوں کی بہ نسبت زیادہ جوکھم اٹھانا پڑتا ہے جو اپنی زندگی نوکری یا کسی اور پیشے سے وابستہ کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جرأت کاری میں کوئی یقینی آمدنی نہیں ہوتی (درج ذیل باکس دیکھیے) مثال کے طور پر عملی زندگی میں جب کوئی شخص نوکری چھوڑ کر کوئی انٹرپرائز شروع کرنا چاہتا ہے تو وہ حساب لگاتا ہے کہ کیا وہ اتنے روپے کما سکے گا یا نہیں۔ ایک باقاعدہ نوکری اور ایک امید افزا پیشے کو چھوڑنا بہت بڑا جوکھم ہے لیکن اس نے جو جوکھم اٹھایا ہے وہ حسابی جوکھم ہے۔ یہ حالت اس موٹر سائیکل سوار کے مانند ہے جو موت کے کنویں میں ہے یا اس قلاباز آرٹسٹ کے مانند ہے جو کسی سرکس میں کام کرتا ہے۔ یہاں نمائش بینوں کو اس کی قلابازیاں دیکھ کر خوف اور ڈر ہوتا ہے اور خطرے کا احساس ہوتا ہے لیکن آرٹسٹ نے اپنی تربیت اور مشق کی بنیاد پر ہی یہ جوکھم اٹھایا ہے۔ اس کا حساب اس کی اپنی تربیت، مہارت، جرأت اور اعتماد پر مبنی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جرأت کار حالات کے سہارے ہی رہتے ہیں اور ترقی کرتے ہیں کیوں کہ اچھے اور برے حالات یا امکانات کا تناسب 50:50 ہی ہوتا ہے لیکن ان کو اپنی صلاحیتوں پر اتنا اعتماد ہوتا ہے کہ وہ کامیابی کے 50 فی صد امکانات کو 100 فی صد میں بدل دیتے ہیں۔

جرأت کاری میں رٹرن اور جوکھم

جرأت کاری میں رٹرن(Return)ایک ریاضیاتی امکان $E(R_1)$پر مبنی ہے جس میں سب اسکرپٹ '1'('1' Subscript) ظاہر کرتا ہے کہ کسی کاروباری فیصلے کے رٹرن کی کئی ممکنہ شرحیں ہیں جیسے15 فی صد اور17 فی صد 18 فی صد 20 فی صد۔ درحقیقت کسی بھی سرمایہ کاری پر رٹرن کے بڑی تعداد میں متبادل ہوسکتے ہیں۔ ہم آسان بنانے کے لیے صرف چار متبادلوں کو لیتے ہیں۔ مان لیجیے یہ سبھی رٹرن مساوی طور پر ممکن ہیں۔ ایسا ہونے پر $E(R_1)$ان رٹرن کا سادہ اوسط ہوگی یعنی

$E(R_1)=ø=20+18+17+15/4=$ 17.5 فی صد

دوسرے لفظوں میں، اس صورت میں جرأت کاری سے متعلق فیصلے سے ہونے والے متوقع رٹرن 17.5 فی صد ہیں، جوکھم کو اس امکان کے ایک متغیر کے پیمانے کی شکل میں ناپا جاسکتا ہے۔ زیادہ واضح طور پر کہا جاسکتا ہے کہ یہ رٹرن کی تقسیم کا معیاری انحراف (Standard Deviation) یا OR1 ہوگا۔

اس صورت میں یہ 1.8 فی صد ہے۔ بالفاظ دیگر حقیقی یا وصول کردہ رٹرن متوقع رٹرن سے 1.8 فی صد مختلف ہوسکتے ہیں۔ اس سے واضح ہے کہ معیاری انحراف کی قدر(Valu of Standard Deviation) جتنی زیادہ ہوگی، جوکھم اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ جتنا جوکھم زیادہ ہوگا اتنا ہی رٹرن زیادہ ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ۔

(a) ایک سمجھ دار انسان ایک دیے گئے جوکھم کے بدلے متوقع سے زیادہ یا اس کے مساوی رٹرن کو ترجیح دے گا۔

(b) ایک سمجھ دار انسان ایک دیے گئے جوکھم کے بدلے کم جوکھم کو پسند کرے گا۔

(c) اگر جوکھم میں اضافہ ہوتا ہے تو رٹرن میں بھی کم از کم اسی نسبت سے اضافہ ہونا چاہیے۔

(d) چوں کہ جوکھم زیادہ بھی ہوسکتا ہے اور کم بھی یعنی وصول کردہ رٹرن متوقع رٹرن سے زیادہ بھی ہوسکتے ہیں اور کم بھی۔ اس لیے اکثر رجائیت پسند جرأت کاروں کا یقین ہوتا ہے کہ تغیر صرف یک طرف ہوگا یعنی اونچی طرف۔

اونچے جوکھموں والے حالات سے وہ گریز کرتے ہیں کیوں کہ وہ ناکامی سے نفرت کرتے ہیں اور یہ ایک فطری امر ہے، وہ کم جوکھم والی صورتوں کو بھی ناپسند کرتے ہیں کیوں کہ کاروبار کوئی کھیل یا مذاق نہیں ہے۔ جوکھم مالی نہ رہ کر شخصی اور ذاتی بن جاتا ہے اور اس میں کارکردگی کی کمی ناخوشی اور اذیت پہنچاتی ہے۔

جرأت کاری کی جو خصوصیات اوپر مذکور ہوئیں ان کا اطلاق مختلف سیاق و سباق میں ہوتا ہے اور اسی لیے جرأت کاری کی اصطلاح بھی کئی سیاق وسباق میں بولی جاتی ہے۔ مثلاً زراعتی ردیہی جرأت کاری، صنعتی جرأت کاری، سبز رماحولیاتی جرأت کاری، تکنیکی جرأت کاری، انٹرنیٹ جرأت کاری، انٹرا کارپوریٹ (کارپوریشن یا فرموں کے درمیان) جرأت کاری اور سماجی جرأت کاری۔ حقیقت میں جرأت کاری کو طرز عمل (Behaviours) کی ایک قسم سمجھا جاتا ہے جس کے ذریعے (i)ایک جرأت کار کسی مشکل یا کسی مسئلے کا صرف ایک حصہ بن کر نہیں رہ جاتا بلکہ بہت فعال انداز میں اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے(ii)جدّت پسندانہ اور اختراع آمیز حل تلاش کرنے کے لیے اپنی عقل ودانش اور خلاقیت کو استعمال کرتا ہے(iii)نئے نئے مواقع سے فائدہ اٹھانے یا پھر

پیچیدہ معاملات ومشکلات سے نمٹنے کے لیے موجودہ وسائل سے ماورا سوچتا ہے (iv) اسے پورا یقین اور اعتماد ہے کہ وہ اپنے خیالات اور افکار سے دوسروں کو متاثر کر کے پروجیکٹ کے لیے ان کے قول وقرار کو حاصل کرے گا۔ (v) اور اس میں یہ حوصلہ اور ہمت ہے کہ وہ رکاوٹوں کے باوجود مشکلات پر قابو پالے گا اور سخت سے سخت حالات میں پامردی سے کام لے گا۔ جرأت کار عام طور پر رجائیت پسند ہوتا ہے۔

جرأت کاری اور مینجمنٹ کے درمیان رشتہ (RELATIONSHIP BETWEEN ENTREPRENEURSHIP AND MANAGEMENT)

جرأت کاری کا تعلق کاروبار کے آغاز اور اس کی تجدید سے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جرأت کاری کسی نئے کاروبار کو شروع کرتے وقت ظاہر ہوتی ہے اور جب کاروبار مضبوطی کی طرف بڑھ رہا ہو تو کچھ وقت کے لیے غائب ہوجاتی ہے اور پھر جب پروڈکٹ، بازار، ٹیکنالوجی یا ساخت میں کوئی تبدیلی لائی ہوتی ہے تو یہ دوبارہ ظاہر ہوتی ہے۔ دراصل کہا یہ جاتا ہے کہ ہر شخص اس وقت ایک جرأت کار ہے جب وہ کوئی نیا کاروبار شروع کرتا ہے لیکن جب وہ کاروبار کو کھڑا کردیتا ہے اور اس کو چلانے کے لیے دیگر لوگوں کی طرح اس میں شامل ہوجاتا ہے تو اس کی یہ خصوصیت ختم ہو جاتی ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں یہ امتیاز کہ جرأت کاری کا نقطۂ توجہ کاروبار کا آغاز ہے اور مینجمنٹ کا نقطۂ توجہ روزمرہ کے کام کی انجام دہی ہے اتنا نمایاں اور واضح ہے کہ ایک بار جب کوئی پروجکٹ بلوغت کی سطح کو پہنچ جائے تو جرأت کاروں کو وہ کام منیجروں پر چھوڑ دینا چاہیے۔ بہر حال، ترقی پزیر ملکوں میں مالک اور منیجر کا تصور بہتر اور مناسب تر معلوم ہوتا ہے کیوں کہ یہاں جرأت کار کاروبار کے روزمرّہ کے معاملات اور کاموں سے جڑا رہتا ہے۔ درحقیقت مینجمنٹ کے کاموں میں چوں کہ ان کی مہارت نہیں ہوتی اس لیے کاروبار کی ناکامی ان سے منسوب کردی جاتی ہے۔ جس طرح توقع یہ کی جاتی ہے کہ منیجر ضرورت کے وقت جرأت کارانہ کردار بھی انجام دیں گے اسی طرح جرأت کاروں کے لیے ضروری ہے کہ کاروبار کی کامیابی کے لیے ان کے اندر مینجمنٹ والی صلاحیتیں بھی موجود ہوں۔

اس سے قطع نظر کہ جرأت کار مینجمنٹ کے کام خود انجام دیں یا ان کاموں کو منیجر انجام دیں لیکن جرأت کاری اور مینجمنٹ کے درمیان بہر حال جو فرق ہے وہ نمایاں ہے۔ اگلے صفحے پر جدول ملاحظ کیجیے۔

جرأت کاری کی ضرورت (NEED FOR ENTREPRENEURSHIP)

جرأت کاروں کی ہر ملک کو ضرورت ہے چاہے وہ ملک ترقی یافتہ ہو یا ترقی پذیر۔ ترقی پذیر ملکوں میں جرأت کار ترقی کے عمل کی داغ بیل ڈالتے ہیں جب کہ ترقی پذیر ملکوں میں جرأت کار ترقی کے عمل کو برقرار رکھتے ہیں اور پائدار بناتے ہیں۔ ہندوستان کے موجودہ پس منظر میں جہاں ایک طرف تو پبلک سیکٹر اور بڑے پیمانے والے سیکٹروں میں روزگار کے مواقع کم ہوتے جارہے ہیں اور دوسری طرف گلوبلائزیشن کے نتیجے میں مواقع اپنی طرف بلا رہے ہیں ایسے میں جرأت کاری

جرأت کاری اور مینجمنٹ کے درمیان فرق

نمبر شمار	فرق یا امتیاز کی بنیاد	جرأت کاری	مینجمنٹ
1-	توجہ	کاروبار کی داغ بیل یا شروعات	موجود کاروبار کے روزمرہ کے کام کاج
2-	وسیلہ رخی ہونا (Resource orientation)	جرأت کار وسائل کے دباؤ میں نہیں ہوتے۔ وہ وسائل کو استعمال میں لاتے ہیں۔	مینجران وسائل کے دباؤ میں ہوتا ہے جو اس کے اختیار میں ہوتے ہیں۔
3-	کام کی انجام دہی کا طریقہ کار (Approach to the task)	غیر رسمی	رسمی
4-	اولین تحریک یا ترغیب (Primary Moti-vation)	کامیابی کا حصول	طاقت/قدرت
5-	انٹرپرائز میں مقام وحیثیت	مالک	ملازم
6-	اولین معاشی نتیجہ	منافع	تنخواہ
7-	اختراع رخی	موجودصورت حال کو چیلنج کرتا ہے	موجودصورت حال کو برقرار رکھنا ہے
8-	جوکھم رخی	جوکھم اٹھاتا ہے	جوکھم سے دور بھاگتا ہے
9-	فیصلہ سازی کا طریقۂ کار	'استقرائی منطق' شخصی ہمت وجرأت اورعزم راسخ کی طرف رجحان	استنباطی منطق اور تحقیق کی طرف رجحان
10-	کاموں کا پیمانہ (Scale of Operations)	چھوٹا کاروبار	بڑا کاروبار
11-	بنیادی مطلوبہ مہارت	مواقع کی پہچان، کام میں پہل، وسائل سے استفادہ	تنظیم، سسٹم کا تعین کام کاج کرنے کے طریقے اور لوگوں کا منیجمینٹ
12-	تخصص رخی (Specialisation Orientation)	کاموں میں عمومیت ہر کام کو جاننا اور خودکرنا	اسپیشلسٹ

ہندوستان کو جرأت کاروں کی ضرورت ہے

ہندوستان کو دو اسباب سے جرأت کاروں کی ضرورت ہے، ایک مواقع کو استعمال کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے لیے اور دوسرے دولت کمانے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے۔ میکنسے اینڈ کمپنی (Mckinsey & Company)- نے کام کی رپورٹ کے مطابق ہندوستان کو 87 بلین ڈالر کے آئی ٹی سکٹر کی تعمیر کے نشانے کو حاصل کرنے کے لیے 2008 تک کم از کم 8000 نئے کاروباروں کی ضرورت ہے۔ اس طرح اگلے دس سالوں میں 130-110 ملین لوگوں کو روزگار کی تلاش ہوگی۔ جن میں 100-80 ملین وہ لوگ ہوں گے جو پہلی بار نوکری کی تلاش میں ہوں گے۔ یہ تعداد آسٹیریلیا کی کل آبادی کی سات گنا ہے۔ اس میں دیہات میں لگے 23 کروڑ لوگوں کے 50 فی صد سے زیادہ چھپے بے روزگار شامل نہیں ہیں۔ روایتی طور پر جو بڑے بڑے ایمپلائر ہیں مثلاً سرکار اور معیشت کے پرانے ساجھے دار ان کو مستقبل میں روزگار مہیا کرانے کی سطح کو برقرار رکھنا بہت مشکل ہوجائے گا۔ اس لیے یہ جرأت کار ہی ہیں جو نئی نوکریاں اور نئے مواقع پیدا کرسکتے ہیں۔

ماخذ : http: www.uwcsea.edu (پہلی بار انڈیا ٹوڈے فروری 2001 میں شائع ہوا)

ہندوستان کو بہت اونچا لے جاسکتی ہے اور معاشی طور پر سپر پاور بناسکتی ہے۔ (دیکھیے باکس بعنوان ''ہندوستان کو جرأت کاروں کی ضرورت ہے'')

جرأت کاری کی قومی سطح کے سالانہ جائزے کے لیے بنے ایک تحقیقاتی پروگرام ''گلوبل انٹرپرے نیور مانیٹر'' کی تحقیقات کے مطابق (دیکھیے www.gemconsortium.org) بہت سے ملکوں میں جرأت کارانہ سرگرمیوں کی سطحوں میں جو فرق ہیں ان کی وجہ معاشی نمو (Economic growth) کی سطح کا وہ فرق ہے جو 33 فی صد تک پایا جاتا ہے۔

جرأت کار معاشی ترقی کو کس طرح متاثر کرتے ہیں اس کے لیے ہم کو معاشی ترقی کے حوالے سے جرأت کاروں کے کاموں کا جائزہ لینا ہوگا۔ جرأت کاروں کا مطمح نظر انٹرپرائز ہوتی ہے اس لیے ضروری یہ ہے کہ ہم انٹرپرائز کے حوالے سے ہی ان کے کاموں کا جائزہ لیں اور نتائج کا استنباط کریں۔

اس طرح جرأت کاری کی ضرورت، جرأت کاروں کے ان کاموں کی وجہ سے ہی ہے جو وہ معاشی ترقی کے عمل میں انٹرپرائز کے حوالے سے انجام دیتے ہیں۔

معاشی ترقی کے حوالے سے جرأت کاروں کے کام

(FUNCTIONS OF ENTREPRENEURS IN RELATION TO ECONOMIC DEVELOPMENT)

آپ جانتے ہیں کہ جرأت کار پروڈکشن کے عمل کی ''تنظیم کاری'' کرتے ہیں، اگر یہ کام (پروڈکشن کے عمل کی تنظیم کاری) نہ ہوتو تمام دوسرے وسائل جیسے زمین، لیبر اور سرمایہ بے کار پڑے رہیں گے اور یہ پروڈکشن کی ایجاد اور ان کا انکشاف نہیں کرسکیں گے۔ ان وسائل کا سائنس اور ٹیکنالوجی کے کمرشیل استفادے کے لیے استعمال پیداواری

(Productional) مشینری کی تنظیم کاری کے ذریعے ہی دیگر وسائل کو پیداواری اور مفید بناتا ہے۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جرأت کاروں کی مداخلت کے بغیر پودے کھر پتوار اور معدنیات بس چٹانیں ہی رہ جائیں گی۔

1۔ GDP (خالص گھریلو پیداوار) میں حصہ: مفید خالص گھریلو پیداوار (GDP) میں اضافہ معاشی ترقی کی بہت عام اور مشہور تعریف ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ پروڈکشن کے عمل سے آمدنی پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح، جرأت کار پروڈکشن (چاہے یہ زراعت ہو، مینوفیکچرنگ ہو یا خدمات ہوں) کی تنظیم کاری کر کے آمدنی پیدا کرتے ہیں۔

آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ آمدنی کو پروڈکشن کے وسائل میں بانٹ دیا جاتا ہے۔ زمین کے حصے میں کرایہ محنت کشوں (labour) کے حصے میں مزدوری اور تنخواہ، سرمایہ کے پلڑے میں سود چلا جاتا ہے اور جو کچھ آمدنی بچتی ہے وہ منافع کی شکل میں جرأت کار کے پاس جاتی ہے۔ کرایہ زمین کے مالکوں کو ملتا ہے اور سود سرمایہ کاروں کو زیادہ تر لوگوں کی آمدنی مزدوری یا تنخواہ کی شکل میں ہوتی ہے۔ جرأت کاروں کا سب سے بڑا حصہ یا تعاون سرمایہ کی تشکیل اور روزگار کے مواقع کا پیدا کرنا ہی ہے۔ آگے اسی پہلو پر ہم غور کریں گے۔

2۔ سرمایہ کی تشکیل (Capital Formation): جرأت کاری کا فیصلہ دراصل سرمایہ کاری کا فیصلہ ہے۔ یہ فیصلہ معیشت کی پیداواری صلاحیت کو بڑھاتا ہے اور اس طرح اس کے نتیجے میں سرمایے کی تشکیل ہوتی ہے۔ دراصل GDP (یعنی خالص گھریلو پیداوار) اور سرمایے کی تشکیل ایک دوسرے سے COR یعنی سرمایہ پیداوار نسبت (Captial output Ratio) کے ذریعے جڑے ہوتے ہیں۔ اس بات کو یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ سرمایہ پیداوار میں اضافہ کی نسبت (COR Incremental capital out put ratio) سرمایے کی تشکیل میں فی صد اضافے کی پیمائش کرتی ہے اور اس کی ضرورت خالص گھریلو پیداوار (GDP) میں فی صد اضافے کو معلوم کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ اس طرح اگر کوئی ملک 10 فی صد سالانہ کی شرح سے نمو چاہتا ہے اور اس کی ICOR 2.6 ہے تو 26.0 فی صد سالانہ کی شرح سے سرمایہ کی تشکیل (Capital formation) کی ضرورت ہوگی۔ جرأت کار اپنی بچتوں کی سرمایہ کاری کر کے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کی بچتوں کو غیر رسمی طور پر جٹا کر، سرمایے کی تشکیل کے عمل میں تعاون دیتے ہیں۔ اس طرح یہ غیر رسمی طور پر جٹایا گیا سرمایہ بینکوں، مالی اداروں اور سرمایہ بازار کے رسمی ذرائع سے جٹائے گئے فنڈس کی تکمیل کرتا ہے۔

3۔ روزگار کے مواقع پیدا کرنا (Generation of Employment): ہر نیا کاروبار مختلف صلاحیتوں، مہارتوں اور تعلیمی لیاقتوں والے لوگوں کو روزگار مہیا کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اس طرح جرأت کاری ان لوگوں کے لیے روٹی روزی کا ایک ذریعہ ہے جن کے پاس سود کھانے کے لیے نہ سرمایہ ہے اور کرایہ حاصل کرنے کے لیے زمین۔ دراصل جو کچھ وہ کماتے ہیں وہ نہ صرف ان کے لیے زندگی گذارنے کا ایک ذریعہ ہے بلکہ نوکری کے اطمینان کے ساتھ ان کے اور ان کے خاندان کے لیے زندگی گزارنے کا ایک اسلوب بھی ہے۔ اس طرح جرأت کاری سے بالواسطہ یا بلاواسطہ بہت سی زندگیاں متاثر ہوتی ہیں۔

سرمایہ کی تشکیل

4۔ دوسروں کے لیے کاروبار کے مواقع پیدا کرنا (Generation of Business Opportunities for Others): ہر نیا کاروبار اِن پُٹ (Input) سپلائی کرنے والوں کے لیے [اسے پیش از پیداوار رابطے (Backward linkages) کہا جاتا ہے] اور پروڈکٹ کے فروخت کار کے لیے (اسے بعد از پیداوار رابطے (Forward linkage) کہا جاتا ہے] مواقع پیدا کرتا ہے۔ مثال کے طور اگر آپ قلم بناتے ہیں تو آپ رفل بنانے والوں اور اسٹیشنری تھوک فروشوں اور خوردہ فروشوں کے لیے مواقع پیدا کر رہے ہیں۔ان براہ راست رابطوں سے آگے بھی کڑیاں جڑتی ہیں۔ مثال کے طور پر رفل بنانے والوں کے لیے مواقع کا مطلب یہ ہے کہ روشنائی بنانے والوں کے کاروبار کو فروغ حاصل ہوگا۔ اسی طرح نقل وحمل اور اشتہارات سے جڑے لوگوں کی ایک زنجیر بن جائے گی اور ان سب کے لیے مواقع پیدا ہوں گے۔مختصر طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جرأت کاری معاشی سرگرمیوں کو تیز رفتار عطا کرتی ہے۔

5۔ معاشی اہلیت میں بہتری (Improvement in Economic Efficiency): آپ جانتے ہیں کہ اہلیت (efficiency) کا مطلب ہے اسی اِن پُٹ (input) کے ذریعہ زیادہ پیداوار (out put) کرنا۔ جرأت کاری درج ذیل طریقوں سے معاشی اہلیت کو بہتر بناتی ہے۔

ہندوستان کے پس ماندہ فرقوں میں چھوٹے پیمانے کی جرأت کاری

پس ماندہ طبقات	مجموعی جرأت کاری میں متناسب نمائندگی
خواتین جرأت کار	8
درج فہرست ذاتوں (SC) کے جرأت کار	8
درج فہرست قبائل (ST) کے جرأت کار	4
دیگر پس ماندہ طبقات (OBC) کے جرأت کار	49

ماخذ : ہندوستان میں چھوٹی صنعتیں (وزارت برائے چھوٹے پیمانے کی صنعتیں، حکومت ہند)

(a) طریقۂ عمل (Processes) میں سدھار لاکر، بربادی کم کرکے اور پروڈکشن میں اضافہ کرکے۔

(b) محنت کش۔ سرمایہ نسبتوں میں تبدیلی کے ذریعے تکنیک میں سدھار لاکر۔آپ کو معلوم ہے کہ اگر مزدوروں یا محنت کشوں کو اچھے اوزار (سرمایہ) مہیا کیے جائیں گے تو ان کی پیداواریت (Productivity) میں اضافہ ہوگا۔

6۔ معاشی سرگرمیوں کی شکل میں بہتری اور اسپیکٹرم میں اضافہ (Increasing the Spectrum and Scope of Economic Activities): ترقی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو کچھ موجود ہے اس میں زیادتی یا بہتری ہو بلکہ زیادہ اہم اور فیصلہ کن بات یہ ہے کہ مزید جغرافیائی، علاقائی اور ٹیکنولوجیکل شعبوں میں معاشی سرگرمیوں میں اضافہ اور تنوع ہو۔ آپ جانتے ہیں کہ ترقی پذیر ممالک مانگ اور سپلائی دونوں کے برے چکروں میں پھنسے رہتے ہیں۔ جرأت کاران چکروں میں نقب لگا کر ان کو توڑ دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ گھریلو پروڈکشن کو ایکسپورٹ کے لائق بنا کے ایسی صورت حال کو تبدیل کردیتے ہیں اور پھر پروڈکشن (اور نتیجتاً آمدنی کی پیداوار بھی) گھریلو مانگ کے دباؤ میں نہیں رہتی (مانگ کا مکروہ چکر)۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ موجودہ ماحول میں ہندوستان مختلف پروڈکشن کی مینوفیکچرنگ کا عالمی مرکز بنتا جارہا ہے۔

معاشی ترقی پر سپلائی جانب کا بھی دباؤ ہے۔ اس کی وجہ سے مانگ گھریلو ہو یا غیر ملکی اس کی سپلائی کی صلاحیت میں کمی ہے۔ جرأت کار مقامی اور غیر ملکی وسائل کو استعمال کرکے ملک کی پیداواری صلاحیت کو بڑھادیتے ہیں اب ہندوستان کی بڑی ملٹی نیشنل کمپنیاں ایک حقیقت بنتی جارہی ہیں۔

جرأت کار شعبہ جاتی تبدیلیاں (Sectoral changes) لاکر معاشی ترقی میں بڑا حصہ لے رہے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ جیسے جیسے معاشی ترقی ہوتی ہے معیشتیں نمو پذیر ہوتی ہیں، تو زراعت سے پیدا ہونے والی خالص گھریلو پیداوار کا فی صد گھٹتا جاتا ہے اور صنعت نیز خدمات کے شعبے کی پیداوار کا فی صد بڑھ جاتا ہے۔ جرأت کار فرسودہ ہوتے جارہے ہے شعبوں سے ہٹ کر نئے منافع بخش شعبوں میں سرمایہ کاری کرکے معیشت کو ''غیر ترقی یافتہ'' سے 'ابھرتی' اور ''ترقی یافتہ'' معیشت میں بدل رہے ہیں۔

ہندوستان کی درمیانی اور چھوٹی صنعتوں کی صنعتی بستیاں

چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے شعبے نے ہندوستان کی صنعتی ترقی میں بہت اہم اور شاندار ترقی کی ہے۔ صنعتی پیداوار میں ان کا حصہ 40 فی صد اور براہ راست ایکسپورٹ میں 35 فی صد ہے۔ اس چھوٹے پیمانے کے صنعتی (SSI) شعبے میں ایسے مختلف صنعتی گروپ (Clusters) ہیں جو دسوں، بیسوں اور سینکڑوں سالوں سے موجود ہیں۔ UNIDO (یونائیٹڈ نیشنز انڈسٹیریل ڈویلپمینٹ آرگنائزیشن) کے مطابق ایسے SSI 388 کلسٹر ہیں جن کے 4,90,000 انٹر پرائز ہیں اور جن میں 75 لاکھ لوگ روزگار سے لگے ہوئے ہیں اور جن کی سالانہ پیداوار 1,60,000 کروڑ روپیے ہے۔ ان کلسٹر وں (Clusters) میں پچھلے دس سال میں جرأت کاروں کی تعداد میں 18-15 فی صد سالانہ کی شرح سے اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں تقریباً دوہزار دیہی دست کاروں کے کلسٹر ہیں۔

ہندوستان کے کچھ SSE (Small Scale Enterprize) اتنے بڑے ہیں کہ ہندوستان میں کچھ چنے ہوئے پروڈکٹس کا 90 فی صد پروڈکشن ان ہی کے ذریعے ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر لدھیانہ کے بنے ہوئے کپڑوں کی منڈیاں اور تامل ناڈو میں تر پیور کی ہوزری (Hosery) کی منڈی ہیروں اور زیورات کا تقریباً کل ایکسپورٹ سورت اور ممبئی کے بازاروں سے ہوتا ہے۔ اس طرح چنئی آگرہ اور کولکاتا کے بازار چمڑے کے پروڈکشن کے لیے مشہور ہیں۔

بہر حال، ہندوستان کے یہ مراکز جو خاص طور سے دست کاری سے متعلق ہیں بہت چھوٹے ہیں اور ان میں کام کرنے والوں کی تعداد بھی زیادہ ہوتی ہوگی لیکن دست کاری میں ان کی مہارت اتنی زبردست ہے کہ دنیا میں کہیں بھی ان کا مقابلہ نہیں ہوسکتا اور ان کی جو پیداوار ہے اس کی کوالٹی اپنی جگہ لاجواب ہے۔ مثال کے طور پر مہاراشٹر میں پیٹھانی ساڑیوں کا کلسٹر ہے لیکن ایسے بہت ہی کم کلسٹر ہیں جن کی بین الاقوامی بازار میں پہنچ ہو۔ ہندوستانی معیشت کے لبرلائزیشن اور بین الاقوامی معیشت کے ساتھ اس کے گھل مل جانے کی وجہ ہے، اسمال اسکیل انٹر پرائز (SSE) کے لیے جو بھاری خطرات پیدا ہوئے ہیں انھوں نے ہندوستان میں SSE کی ترقی کے نئے اور انوکھے طور طریقوں میں بڑی دلچسپی ظاہر کی ہے۔ نتیجے کے طور پر، پرائیویٹ اور پبلک سیکٹروں کے ادارے ریاستی اور مرکزی سطح پر ان صنعتی بستیوں کی ترقی کے لیے پہل کر رہے ہیں۔

ماخذ : **www.smallindustryindia.com**

7۔ مقامی سماجوں پر اثر (Impact of Local Communities) جرأت کاری اپنی اصل شکل میں یعنی چھوٹے کاروبار کے ذریعے برابری اور یکسانیت لاتی ہے۔ پس ماندہ گروپوں سے متعلق درج ذیل جدول سے آپ کو معلوم ہوگا کہ چھوٹے پیمانے کی جرأت کاری سے عورتیں، درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل اور دیگر پس ماندہ طبقات اپنے معاشی خوابوں کو پورا کرسکتے ہیں۔ چوں کہ جرأت کاری کے لیے کسی تعلیمی لیاقت کی کوئی پابندی نہیں ہوتی اس لیے اس قسم کے پچھڑے لوگوں کے لیے جرأت کاری ایک پرکشش پیشہ بن سکتا ہے۔

زراعت پر مبنی دیہی صنعتیں اور چھوٹی دست کاری کی صنعتیں حقیقت میں مقامی گروپوں کی سماجی اور معاشی ترقی اور کامیابی کی کہانی بن سکتی ہیں۔ مقامی حکومتیں ان صنعتی اکائیوں میں باہمی ہم کاری اور ''ہندوستان میں انٹر پرینیورشپ کلسٹر'' کے عنوان سے عمومی سہولتوں کو بڑھاوا دینے اور ان انٹر پرینیورشپ کلسٹر کو ترقی یافتہ بنانے کے لیے کچھ نہ کچھ کرتی رہی ہیں۔

مقامی لوگوں کو متاثر کرنے کے لیے، جرأت کاری کے شعبے میں کارپوریٹ سیکٹر نے جو قدم اٹھائے ہیں وہ بھی قابلِ ذکر ہیں۔ ان میں آئی ٹی سی نے ای چوپال (دیکھیے http:/www.itcporal.com_agri Export/echaupal-new.htm) اور ایچ ایل ایل نے شکتی (دیکھیے www.hllshakti.com) کے ذریعے پہل کرکے معاشی ڈھانچے کی سب سے پس ماندہ سطح کے لوگوں کی حالت میں سدھار کے لیے مقامی جرأت کاروں کو ایک جٹ کیا۔

8۔ نئی کھوج، نئے تجربات اور ہمت و حوصلہ کی پرورش (Fostering the spirit of Exploration, Experimentation and Daring): معاشی ترقی کے لیے دیگر باتوں کے علاوہ روایتوں اور فرسودہ عقائد اور خیالات کی ان بیڑیوں سے چھٹکارا پانا ضروری ہے جو ترقی کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کرتی ہوں۔ مثال کے طور پر سمندر پار کرنا، حرام اور ممنوع ہو تو اس عقیدہ کے ہوتے ہوئے نہ تو بین الاقوامی تجارت ممکن ہے اور نہ ہی اس کے نتیجے میں معاشی ترقی ممکن ہے۔ زندگی کے ڈھرے میں تبدیلی ضروری ہے اور اس تبدیلی سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ سمجھنا یہ چاہیے کہ تبدیلی بہتری اور سدھار کی ضامن ہے۔ جرأت کار کچھ نیا کرکے، تبدیلی کو ایک موقع کا درجہ دے کے اور نئے نئے خیالات پر تجربہ کرکے، پائدار معاشی ترقی کے لیے زمین تیار کرتے ہیں۔ آپ نے ہندی فلم 'لگان' دیکھی ہوگی۔ اس میں ہیرو بھوون ان گاؤں والوں میں سے ہی کرکٹ ٹیم تیار کرتا ہے جنھوں نے کبھی کرکٹ کھیل ہی نہیں دیکھا تھا۔ کیا ایک جرأت کار کے روپ میں ہم 'نرما' کے کرشن بھائی پر فخر نہیں کریں جنھوں نے ہندوستان لیور لمیٹڈ جیسے طاقت ور کے 'سرف' سے مقابلہ کیا اور اس کو چیلنج دے ڈالا۔

اس طرح کوئی شخص معاشی ترقی کو چاہے GDP میں اضافے کے محدود مفہوم میں لے یا اس کو معاشی، ادارہ جاتی (Institutional) اور سماجی تبدیلی کے وسیع تر مفہوم میں لے، بہرصورت، جرأت کاری کا اس میں انتہائی اہم کردار ہوتا ہے۔ گلوبل انٹری پر نیور مانیٹر کی تحقیقات کے مطابق جرأت کاری سے متعلق سرگرمیوں اور معاشی ترقی کے درمیان یہاں ایک بات اور بہت اہم ہے جس پر نظر رہنی چاہیے۔ ایک طرف تو یہ حقیقت ہے کہ جرأت کاری سے معاشی ترقی ہوتی ہے لیکن یہ بھی سچ ہے کہ معاشی ترقی سے جرأت کاری کی ترقی ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ معاشی ترقی، جرأت کاری کو بڑھاوا دیتی ہے۔ بڑھتی ہوئی معیشتیں جرأت کاری کے پھلنے پھولنے کے لیے زرخیز زمین مہیا کرتی ہیں۔ اس پہلو پر جرأت کاری کی ترقی کے موضوع پر گفتگو کے وقت بحث ہوگی۔

جرأت کاروں کا اپنے انٹر پرائزز میں کردار
(ROLE OF ENTREPRENEURS IN RELATIONS TO THEIR ENTERPRISES)

ایک جرأت کار کا اس کے اپنے انٹر پرائز سے کیا تعلق ہے اس کو موسیقی کی مثال سے سمجھا جاسکتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک جرأت کا ر صرف موسیقی کی دھنیں تیار کرنے والا اور آرکیسٹرا بجانے والا ہی نہیں ہے بلکہ وہ تن تنہا ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ میں ایک بینڈ(Band)ہے۔ ہمارے جیسے ترقی پذیر ملک میں اس کا کردار اور اس کے کاموں کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ (دیکھیے باکس بعنوان ایک جرأت کار کے خود اپنے انٹر پرائز کے حوالے سے کردار اور کام)

شکل دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ان اجزائے ترکیبی یا عناصر (Elements) کا ترتیب میں واقع ہونا ضروری نہیں ہے۔ایک جرأت کار کو ان سبھی عناصر کو ایک ساتھ لے کر چلنا ہوتا ہے۔ اپنے ذاتی پس منظر کے مطابق، ایک جرأت کار، ایک عنصر کو دوسرے پر ترجیح دے سکتا ہے۔مثال کے طور پر جو لوگ ٹیکنیشین ہوتے ہیں ان پر پروڈکٹ پہلو کا غلبہ رہتا ہے، جن لوگوں کا پس منظر مارکیٹنگ کا ہوتا ہے وہ بازاروں کے بنانے پر بڑا زور دیتے ہیں۔ سرمایہ کاری سے دلچسپی رکھنے والے جرأت کاروں کو پروجیکٹ سے رٹرن کو بڑی فکر رہتی ہے۔لیکن ہر ایک کو اپنے محدود نقطۂ نظر اور دائرہ فکر سے بچنا چاہیے۔ اس مرحلے پر اب ہم مختلف مسئلوں کا مختصراً بیان کریں گے۔

مواقع کی تلاش (Oportunity Scouting): جرأت کاری کے لیے مواقع کی تلاش زور وشور سے کی جانی چاہیے۔ اس کے لیے ہم مشاہدے، انکشاف یا ایجاد پر بھروسہ کرتے ہیں۔ کاروبار کے مواقع کی پہچان میں ذاتی یا پیشہ ورانہ تعلقات، نیٹ ورک اور تجربات وغیرہ ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ متبادل کے طور پر ہم مطبوعہ رپورٹوں اور جائزوں (Surveys) پر بھی اعتماد کر سکتے ہیں۔ جب نارائن ریڈی ایک دواساز کمپنی میں نوکری کرتے تھے تو اس وقت انھوں نے سالے کے بارے میں اپنے ذاتی انکشاف پر اعتماد کیا تھا۔ مشاہدے کا مطلب ہوتا ہے با مقصد طور پر دیکھنا، سننا اور سونگھنا۔مواقع کی پہچان کے لیے کسی شے یا واقعہ کو جرأت کاری کی نظر سے دیکھنے کا رجحان پہلے سے ہی ہونا چاہیے۔ ہم میں سے اکثر لوگوں کی سوچ ایک صارف کی سوچ ہوتی ہے۔ اگر ہم کوئی من پسند چیز دیکھتے ہیں مثلا ہم قلم، لیپ ٹاپ، موبائل فون کا تازہ ترین ماڈل دیکھتے ہیں یا پھر کسی کو پزا یا برگر کھاتے دیکھتے ہیں تو ان چیزوں کو خود اپنے لیے پالینے کی خواہش ہمارے اندر پیدا ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف اگر سوچ ایک جرأت کار کی ہے تو ہم سوچیں گے کہ مارکیٹ کتنی بڑی ہوگی۔ اس کو حاصل کہاں سے کیا جائے گا، اس کی قیمت کیا ہوگی، کیا موجودہ بیوپاریوں سے میں گراہکوں کو اپنی طرف متوجہ کرسکوں گا اور کرسکوں گا تو کس طرح۔ مال کو سستا فروخت کر کے، اس کی کوالٹی کو بڑھا کر یا اس کی سروس کو بہتر بنا کر وغیرہ وغیرہ۔

جرأت کاری سے متعلق مواقع کی پہچان گھریلو، بین الاقوامی، شعبہ جاتی اور صنعتی تجزیوں اور تحقیقات کے ذریعے بھی کی جاسکتی ہے۔

مثال کے طور پر WTO کے قیام کے بعد، بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ کاری، پابندیوں سے اور زیادہ آزاد

انٹر پرائز کے تعلق سے جرأت کار کے کام اور کردار
(Role of and fucntions of Enterpreneurs in relation to Enterprise)

تبادلہ کے رشتوں کی ترقی (Developing Exchange Relationships)

1۔ بازار میں مواقع کی پہچان
2۔ دشوار وسائل پر قبضہ کرنا
3۔ ان پٹ (inputs) کی خریداری
4۔ مال کی مارکیٹنگ اور مسابقت کے لیے تیار رہنا

سیاسی انتظامیہ (Political Administration)

5۔ سرکاری نوکرشاہی سے نمٹنا (منظوری، رعائتیں، ٹیکس)
6۔ فرم کے اندر ہی انسانی رشتوں کا مینجمنٹ کرنا
7۔ گراہک اور سپلائر کے بیچ رشتوں کا مینجمینٹ

مینجمنٹ کنٹرول

8۔ مالیہ کا مینجمنٹ
9۔ پروڈکشن کا مینجمنٹ

ٹیکنالوجی

10۔ فیکٹری کی زمین حاصل کرنا اور اس کے تمام ساز وسامان کی دیکھ بھال کرنا۔
11۔ صنعتی انجینیئرنگ (موجودہ پروڈکشن کے عمل میں ان پٹس (in puts) کم سے کم رکھنا)۔
12۔ پروڈکشن کے عمل اور پیداوار کے معیار کو بہتر بنانا۔
13۔ نئی پروڈکشن تکنیکوں اور نئے پروڈکٹس کو متعارف کرانا۔

نوٹ: جرأت کار کے کام کا دائرہ پروڈکشن کا پیمانہ، کام اور ملازمین کے مینجمنٹ کی اس کی صلاحیت یہ سب امور اس معیشت کی سطح سے متعلق ہیں جس میں ایک جرأت کار کام کرتا ہے اور سطح کی مناسبت سے اس میں کمی زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں تو جرأت کاروں نے اختراعات اور نئی نئی چیزوں کو بازار میں لانے کی ذمے داری اپنا رکھی ہے اور پھر کچھ وقت کے بعد وہ منیجروں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ بڑے پیمانے کی تنظیموں میں جرأت کار قیادت بھی مہیا کرتے ہیں اور ان کے یہاں انٹر پرائز کے خاص خاص پہلوؤں کی دیکھ بھال کرنے کے لیے منیجروں کی ایک ٹیم ہوتی ہے۔ اسی طرح جو جرأت کار اختیارات کو تقسیم کرنے کی صلاحیت اور خواہش رکھتے ہیں وہ انٹر پرائز کے کچھ منتخب اور انتہائی اہم امور کو ہی دیکھتے ہیں۔

اس طرح کاروبار کو قائم کرنے کے عمل میں، ایک جرأت کار کاروبار کا موقع تلاش کرتا ہے۔ اس کی قدر و قیمت کو جانچتا ہے اور پھر اس کو پروڈکٹ یا سروس کے خیال (idea) میں ترقی دیتا ہے، وسائل کو جٹاتا ہے اور پھر کام شروع ہو جاتا ہے۔

ماخذ: ***Petre kilby.(ed), Enterpreneurship and Economic Development,?New york, The Frex Press,1971***

وسائل کا جٹانا

↓

جرأت کاری کے مواقع کے لیے ماحول کی جانچ پرکھ

↓

کسی پروڈکٹ یا سروس کو ترقی دینے کا خیال

↓

کسی خیال کے ممکن العمل ہونے کی جانچ اور کاروباری منصوبے کی تیاری

↓

فنڈ مہیا کرانے والی ایجنسیوں کی جانچ

↓

پروجیکٹ کی منظوری اور کام کا آغاز

↓

ترقی کا مقصد اور مینجمنٹ کاروبار کے قیام کا عمل

کاروبار کو تیار کرنے کا عمل

ہوگئے ہیں۔ کپڑوں پر سے کوٹے(Quotes) ہٹائے جارہے ہیں اور اس طرح ہندوستانی کپڑوں اور کپڑوں سے بنی چیزوں کو ہندوستان سے برآمد کرنے کے بڑے مواقع ہیں۔ آج دنیا بھر میں آوٹ سورسنگ (Outsourcing) بڑھ رہی ہے۔ ہندوستان میں ٹکنیکل انسانی قوت کی فراوانی ہے اور ان وسائلِ انسانی میں بڑا تنوع بھی ہے۔ اس کی وجہ سے یہاں مینوفیکچرنگ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی فراہم کردہ خدمات (ITES) کے شعبے میں آوٹ سورسنگ کی بڑی گنجائش ہے۔

بازار میں اتار نے کے لیے خاص پروڈکٹس کی پہچان (Identification of Specific Product Offering): اگر حالات اور ماحول کا جائزہ لیں تو پتا چلے گا کہ کاروبار کے عام مواقع بڑھ گئے ہیں لیکن ضرورت یہ ہے کہ خاص قسم کے پروڈکٹس یا سروسز پر دھیان دیا جائے۔ مثال کے طور پر WTO کے قیام کے بعد تجارت کے لبرلائزیشن کے نتیجے میں برآمد کے مواقع میں اضافہ ہوا ہے لیکن سوال یہ باقی رہتا ہے کہ کیا چیز برآمد کی جائے اور کہاں برآمد کی جائے؟ اس

سیکٹر/صنعت کی حالت → گھریلو معیشت کی حالت → بین الاقوامی ماحول

جرأت کارانہ مواقع کے لیے آئی ڈی ایس کا تجزیہ

پروڈکٹس	ممالک																								
						B					C					D					E				
	پچھلے سالوں کے ایکسپورٹ سے متعلق اعداد وشمار																								
	1	2	3	4	5	1	2	3	4	5	1	2	3	4	5	1	2	3	4	5	1	2	3	4	5
X1																									
X2																									
X3																									
X4																									
X5																									

ملکی پروڈکٹس میٹرکس کا پروفارما (Proforma Country Products Metrix)

کے لیے آپ کو ملک میں پروڈکٹس کا ایک سانچہ تیار کرنا ہوگا تاکہ آپ صحیح فیصلہ لے سکیں (پروفارما دیکھیے)

اس طرح آپ پروڈکٹ اور مارکیٹ کے امتزاج کو معلوم کرسکتے ہیں جو تیزی سے بڑھتی درآمد اور (آپ کے نقطۂ نظر سے) برآمد کے مواقع کو ظاہر کرتا ہے۔

کس پروڈکٹ کو بازار میں اتارا جائے اس فیصلے کے لیے جرأت کار کی اعلا خلاقیت (Creativiity) اور اختراع پسندی کی ضرورت ہے۔ یہ بالکل ممکن ہے کہ مسابقت کے ماحول میں آپ اپنے الگ پروڈکٹ بازار میں لائیں بھلے ہی دوسروں کے پروڈکٹ سب ایک جیسے ہی ہوں اور ایک ہی قسم کی ضرورت کو پورا کرتے ہوں۔

یہ ظاہر ہے کہ کسی خاص پروڈکٹ کو بازار میں لانے سے پہلے آپ کو یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ اس پیداوار کو کون خریدے گا اور کیوں خریدے گا نیز یہ بھی کہ پروڈکٹ کی قدر اور کوالٹی کے بارے میں خریدار کی توقعات کیا ہوں گی۔ اگر آپ نے جو پروڈکٹ مارکیٹ میں اتارا ہے اس کی قدر و قیمت گراہکوں کی توقعات سے زیادہ ہے تو آپ کی پروڈکٹ کی ''واہ واہ'' ہوجائے گی۔

ممکن العمل ہونے کا تجزیہ (Feasibility Analysis):

جو پروڈکٹ ہم بازار میں لانا چاہتے ہیں وہ ٹیکنیکل اعتبار سے ممکن ہونی چاہیے۔ یعنی دست یاب ٹیکنالوجی اس خیال کو حقیقت میں تبدیل کرسکے۔ دوسرے لفظوں میں پروڈکٹ پر جتنی لاگت آئے وہ اس پروڈکٹ کو بازار میں فروخت کرکے واپس مل سکے۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ خیال معاشی طور پر

گراہک کی ضرورت	نوعِ پروڈکٹ	متمائز خصوصی پیشکشوں کی مثالیں
غذا	برگر	• سائز • صفر انتظار وقت • بیٹھ کر کھانا/ گھر لے جانا • اضافے یعنی شراب/ چپس • تلے/ بھنے کا انتخاب • ظاہری سج دھج پسندیدہ اجزائے ترکیبی

پروڈکٹ کی تفریق

ممکن العمل ہو۔ پروجیکٹ کی لاگت دست یاب وسائل کے اندر اندر ہو اور وسائل مہیا کرانے والوں کو بھی یہ یقین ہو کہ انھیں منافع کا مناسب رٹرن ملے گا اور ان کی سرمایہ کاری محفوظ رہے گی اور اس کی واپسی ہوگی۔ مطلب یہ ہوا کہ خیال مالی اعتبار سے بھی قابل عمل ہو۔ فوری طور پر کافی فروخت ہونی چاہیے اور مستقبل میں اضافے کی امیدیں اور امکانات ہونے چاہئیں۔ کاروباری نقطۂ نظر سے بھی اس منتخب پروڈکٹ کی کامیابی کا یقین ہونا چاہیے۔ آج کل یہ بھی ضروری ہے کہ اس کاروبار کے قیام میں بنی کوئی قانونی یا ماحولیاتی پابندی نہ ہو۔ یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ اس کے لیے کس قسم کی پیشگی منظوری لینی ضروری ہے۔ یہ طے کرنا بھی ضروری ہے کہ کاروبار بنا ملکیت کا ہوگا یا اس میں ساجھے داری ہوگی، اس میں کمپنی کی شکل ہوگی یا یہ ایک کو آپریٹو کاروبار ہوگا۔

بہر حال یہ تو واضح ہے کہ ہم جس چیز کو بازار میں لائیں وہ مختلف اعتبار سے قابلِ عمل بھی ہو اور نفع بخش بھی ہو۔ آپ کو یہ تمام معلومات اس کاروباری منصوبے میں بیان کرنی ہوں گی جسے آپ فنڈ مہیا کرانے والی اتھارٹیز کو پیش کریں گے۔ یہ اتھارٹی ہندوستان میں آپ کے علاقے کی ریاستی فائنینس کارپوریشن ہے۔ اس کام کے لیے ان کے پاس ایک مجوزہ پروفارما ہوتا ہے جس میں کاروبار کے منصوبے کی ساری تفصیلات دی ہوئی ہیں اور اس کے مطابق تمام معلومات کو پیش کرنا ہوتا ہے۔ کاروباری منصوبے میں جو تفصیلات دینی ہوتی ہیں ان کا خاکہ کاروباری پلان کے عنوان کے تحت دیا گیا ہے۔

اس کے بعد اس کاروباری منصوبے کی جانچ پرکھ کا کام فنڈ مہیا کرنے والا ادارہ (یا ریاستی فائنینس کارپوریشن) کرے گا اور اگر یہ ادارہ آپ کے پروجیکٹ سے مطمئن ہوتا ہے اور آپ مارجن (Margin) رقم جمع کر دیتے ہیں تو یہ قرض کی رقم آپ کو منظور کر دے گا۔ آپ کو نارائن ریڈی اور ان کے دونوں ہم کاروں کا کیس یاد ہوگا جنھوں نے آٹھ لاکھ روپے پروجیکٹ میں لگائے تھے اور پروجیکٹ کی مجموعی لاگت یعنی

28لاکھ کو پورا کرنے کے لیے آندھرا پردیش کی ریاستیں فائینس کارپوریشن نے 20لاکھ روپے کا تعاون دیا تھا۔ پروجیکٹ کی منظوری کے بعد جرأت کار اس کو شروع کرنے کے لیے عملی قدم اٹھاسکتا ہے۔ ان اقدامات میں فیکٹری کا میلپیکس، سازوسامان کی فراہمی اور ان پٹ کا حصول وغیرہ شامل ہیں تبھی مینوفیکچرنگ اور پروڈکٹ کی مارکیٹنگ ممکن ہے۔

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ کاروبار شروع کرنے سے جرأت کار کے کام ختم نہیں ہوجاتے وہ اکثر وبیشتر کاروبار کے روزمرہ کے معاملات کی بھی دیکھ بھال کرتا ہے اور اس کی نمو نیز اس کی پائداری کے لیے کوششیں کرتا ہے۔ ایک جرأت کار کا کردار اور اس کے کام سخت مشکل معلوم ہوتے ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ لوگ آسان، کم ذمے داری والے اور محفوظ کام یعنی نوکری کی تلاش کرتے ہیں اور ملازمت کا پیشہ اختیار کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہوسکتا ہے جرأت کاری مشکل کام ہو لیکن جرأت کاری ہی مشکل کاموں کو انجام بھی دیتی ہے۔ یہ فکر نہ کریں کہ آج آپ کے پاس ان صلاحیتوں، قدروں اور رجحانات کی کمی ہے۔ آپ کو اپنا یہ ذہن بنانا اور ارادہ کرنا ہے کہ آپ جرأت کاری کو اپنے مستقبل کا پیشہ بنائیں گے۔

اب ہم جرأت کاری کے فروغ کے عمل پر گفتگو کریں گے۔

جرأت کاری کے فروغ کا عمل (THE PROCESS OF ENTREPRENEURSHIP DEVELOPMENT)

جرأت کاری خود بخود اور اچانک نہیں وجود میں آتی۔ یہ تو کسی شخص اور ماحول کے درمیان گفتگو اور رابطے کا ایک ترقی پذیر

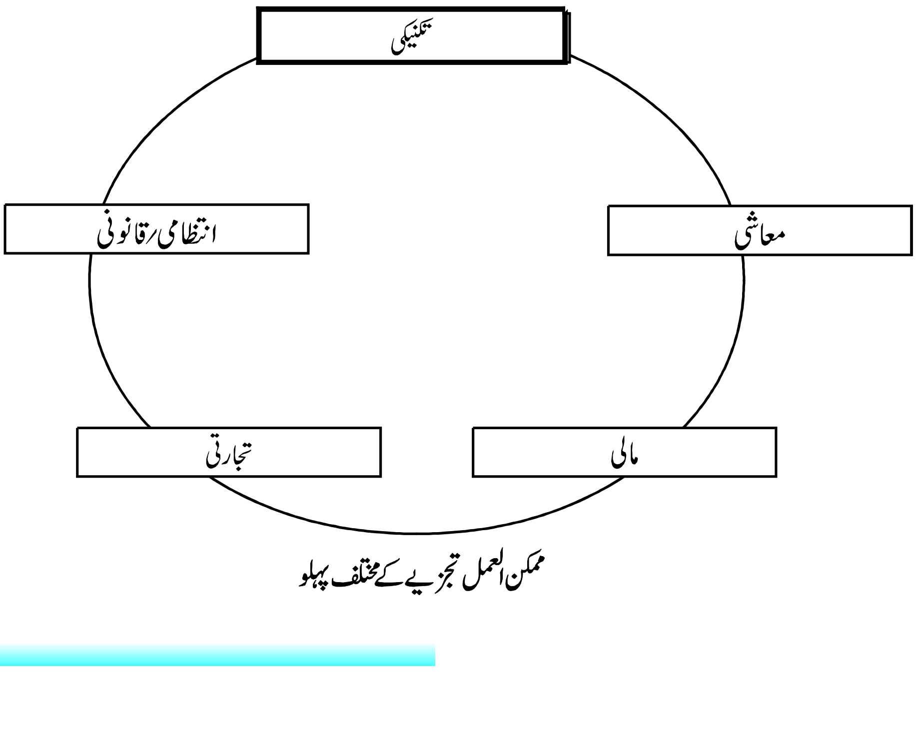

ممکن العمل تجزیے کے مختلف پہلو

کاروباری منصوبہ (Business Plan)

1۔ ایگزیکیٹو خلاصہ
2۔ کاروبار یا صنعت کا پس منظر
3۔ وہ پروڈکٹ یا سروس جو شروع کی جارہی ہے
4۔ بازار کا تجزیہ
5۔ فروخت اور مارکیٹنگ کی حکمتِ عملی
6۔ پروڈکشن اور کاروبار کو چلانے کی حکمتِ عملی
7۔ مینجمنٹ
8۔ جوکھم کے عوامل
9۔ مطلوبہ فنڈ
10۔ سرمایہ کاری سے رٹرن، سرمایہ کاری کی واپسی اور اس کے طریقے
11۔ فروخت کے ذریعے حاصل رقوم کا استعمال
12۔ مالی خلاصے
13۔ ضمیمہ جات: یعنی بازار کے جائزہ پر مبنی رپورٹیں، مالی گوشوارے ترقی کا پورا رکارڈ وغیرہ۔

عمل ہے۔ جرأت کاری کو پیشے کے طور پر چننے کا کام بہرحال فرد ہی کو انجام دینا ہے اس کو یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ کیا یہ انتخاب اس کے مستقبل کے لیے پسندیدہ ہے یا نہیں اور کیا یہ قابلِ عمل بھی ہے یا نہیں۔ اس سلسلے میں ماحول سے متعلق عوامل اور فرد سے متعلق عوامل دونوں ہی کو دیکھنا ضروری ہے جو پسندیدگی اور قابل عمل ہونے کو قریب ترلاتے ہیں۔ اسی طرح سے جرأت کاری کی ترقی عمل میں آتی ہے۔ جرأت کاری کی ترقی کے عمل کو ان ہی خطوط پر طے کیا جاسکتا ہے۔

عمومی بات یہ ہے کہ سرمایہ دارانہ معیشت جس میں فرد کی کامیابیوں پر زیادہ زور ہوتا ہے، جرأت کاری کے لیے زیادہ موزوں ہے۔ شخصی آمدنی پر ٹیکس، آمدنی پر ٹیکس کی کم شرح، سود کی کم شرح اور معتدل افراط زر سے جرأت کاری سرگرمیوں کو بڑھاوا ملتا ہے (کیا آپ سوچ سکتے ہیں، ایسا کیوں ہوتا ہے؟) ملکی کرنسی کی قیمت غیر ملکی کرنسی میں کچھ کم ہے یا بالفاظ دیگر زرمبادلہ کی شرح ذرا کم ہے تو اس سے سے درآمد کی سبسٹی ٹیوٹنگ **(Import Substituting)** اور برآمد کو فروغ دینے والی جرأت کاری کو بڑھاوا ملے گا (کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے؟) جرأت کاری پر ترقی یافتہ مالی نظام، اچھے بنیادی ڈھانچے (Infrastructure) اور سود مند بیوروکریسی سب کا خوش گوار اثر پڑتا ہے۔ کچھ ایسے خاص طور پر بنائے گئے اور وقف ادارے ہیں جو جرأت کاری کے بارے میں بیداری پیدا کرتے ہیں اور جرأت کاری کو ترقی

دیتے ہیں۔ان میں سے کچھ ادارے درج ذیل ہیں:نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار انٹرپرینیورشپ، اسمال بزنس ڈیولپمنٹ (Visit niesbud.nic.in) اور انٹر پرینیورشپ ڈویلپمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا (Visit www.edindis.org.) وغیرہ۔

موجودہ سماجی ماحول، جرأت کاری کے لیے فروغ دہندہ (Enabler) بھی ہے اور پست کنندہ (Disabler) بھی ہے۔ جو سماج فرد کی آزادی کا احترام کرتے ہیں ان کو یہ اختیار دیتے ہیں کہ وہ اپنے لیے پیشے کا خود انتخاب کرسکیں، جو پوچھ تاچھ، کھوج اور تجربات کے جذبوں کا پاس کرتے ہیں افراد کی کامیابیوں کا جشن مناتے ہیں اور جرأت کاروں کو اونچا اور باعزت مقام عطا کرتے ہیں۔ ان سماجوں میں مسلسل لائق لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو جرأت کاری کو اپنا پیشہ بنانے کے آرزومند ہوں گے۔

جرأت کاری کی ترقی میں فرد کا کردار (THE ROLE OF INDIVIDUAL IN ENTREPRENEURSHIP DEVELOPMENT): نارائن ریڈی

چھوٹے پیمانے کی ایک صنعت قائم کرنا چاہتے تھے۔ ان کے اندر ہمت بھی تھی اور حوصلہ بھی تھا۔ ان میں تعلیمی لیاقت، تجربہ اور طبعی رجحان اور کام کو شروع کرنے کی ہمت، رغبت اور ذہنی آمادگی سبھی کچھ تھا (ابتدائی واقعہ میں اس کی تفصیل نہیں ہے، ہم مناسب مقام پر اس پر گفتگو کریں گے)۔ آپ بھی یہ جاننا پسند کریں گے کہ آپ خواہش (ذہنی آمادگی) اور استعداد (قابلیت) کے کس مقام پر ہیں، کیا آپ نہیں چاہیں گے؟

جیسا کہ آپ کو شکل سے معلوم ہوگا۔قابل اور خواہش مند مرد اور عورتیں جرأت کاری کا ''تیار'' سرچشمہ ہیں۔ موقع کو پہلی فرصت میں لپک لیتے ہیں۔ یاد کیجیے نارائن ریڈی جب ان دونوں ڈاکٹروں سے ملے جو خلیج سے واپس آئے تھے تو انھوں نے پہلی فرصت میں موقع سے فائدہ اٹھایا۔

ایسے لوگ (مرد اور عورتیں دونوں) ہر زمانے میں ملیں گے جو اپنا کاروبار قائم کرنا چاہتے ہیں۔لیکن جرأت کاری کے راستے کی خیالی رکاوٹیں ان کا راستہ روکتی ہیں۔ ہوسکتا ہے ان کو اپنی ذاتی استعداد (Self-efficacy) پر پورا اعتبار ہو یعنی ان کو وسائل کی کمی کا احساس ہو، معلومات کی کمی، تکنیکی معلومات یا پھر جسارت کی کمی کا احساس ہو۔ان سب امور کو مجموعی طور پر ''صلاحتیں'' (Competencies) کہا جاتا ہے۔ جن کی طرف ہم اپنی توجہ مبذول کرتے ہیں۔

جرأت کارانہ صلاحتیں (ENTREPRENEURIAL COMPETENCIES)

کسی بھی کام یا کردار کو کامیاب طریقے سے انجام دینے کے لیے ایک استعداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بات جرأت کاری کے لیے بھی صحیح ہے (دیکھیے باکس بعنوان Cash یا 'KASH') استعداد کی اصطلاح سے کسی شخص کے اندر معلومات، مہارت اور سماجی و نفسیاتی صفات کا ایک جامع مرکب مراد ہے۔جن کی موجودگی سے کوئی انسان کسی کام کو موثر طور پر انجام دیتا ہے۔ (ان صفات میں رجحانات اور ترغیب بھی شامل ہیں جن پر ہم الگ سے بحث کریں گے)۔ یہاں لفظ

جامع مرکب بہت اہم ہے۔ مثال کے طور پر ''استعداد'' اپنی فکر اپنے خیال کو دوسروں تک پہنچانے کی قابلیت (Ability) ہے۔ لیکن اس کا مفہوم صرف تحریر و تقریر کی مہارت سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے افکار و نظریات واضح ہوں۔ آپ کو اپنے مخاطب کا پس منظر معلوم ہو، آپ میں دلچسپی اور ذہنی آمادگی ہو، میڈیا کی معلومات ہو صحیح میڈیا کو چننے کی صلاحیت ہو، لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے ان کو متاثر کرنے اور ان پر چھاپ چھوڑنے کی خوبی ہو ااور موثریت کی پرکھ ہو۔ جب ٹیلی ویژن انٹرویو میں ایک جرأت کار نے جرأت کاری کے اہم اور فیصلہ کن عناصر کے بارے میں بات کرکے وقت لفظKASH کا استعمال کیا تو دراصل اس کا اشارہ ان ہی صلاحیتوں کی طرف تھا۔

وسائل انسانی کے فروغ میں عام طریقے پر اور جرأت کاری کے فروغ میں خاص طور پر، استعداد کی اہمیت کو ایک رہنما اصول کی حیثیت سے ہارورڈ یونیورسٹی میں نفسیات کے پروفیسر ڈیوڈ میک کلی لینڈ (David Mc Clelland) نے 1960 کی دہائی کے اواخر اور 1970 کی دہائی کے اوائل میں پیش کیا۔ ان کے کارناموں کا تذکرہ ہم جرأت کارانہ ترغیب پر گفتگو کرتے وقت کریں گے۔ میک کلی لینڈ کا کہنا ہے کہ استعدادی متغیرات (Competence variables) کا استعمال کسی شخص کی کارگردگی کو طے کرنے میں کیا جاسکتا ہے۔ نسل، جنس یا سماجی و معاشی عوامل صلاحیتوں پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ اس کی بات کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اہم بات یہ ہے کہ ایک شخص کام کیا کرتا ہے، اہم یہ نہیں کہ وہ کون ہے۔ اسی لیے مینجمنٹ اور جرأت کاری کی تعریف کرتے وقت کہا جاتا ہے کہ

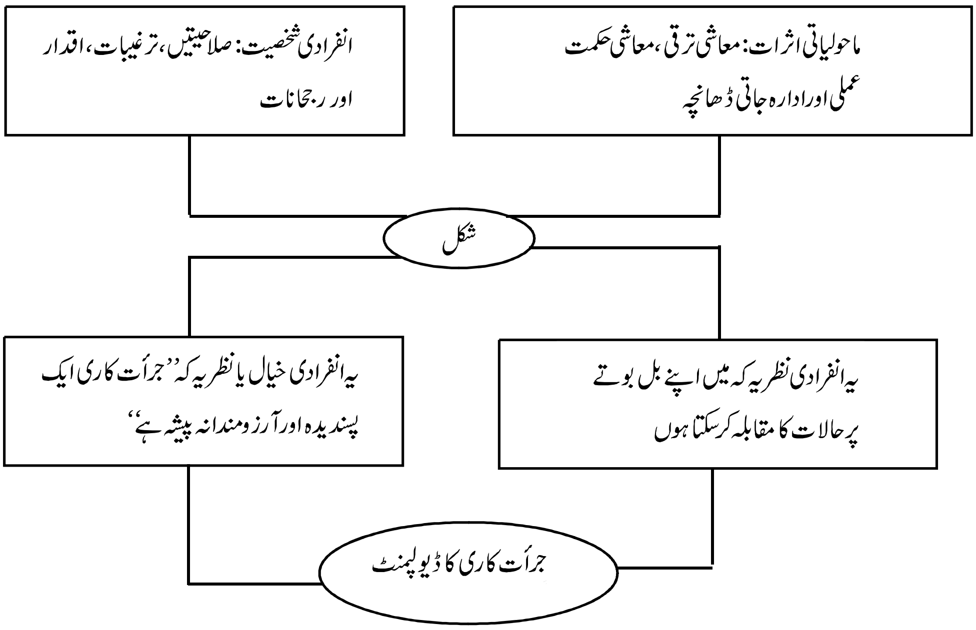

جرأت کاری کے فروغ میں ماحول کا کردار

جرأت کار معاشی ترقی اور معاشی نمو لاتے ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں معاشی نمو جرأت کاری کے پھلنے پھولنے کے لیے مٹی کو زرخیز بناتی ہے۔ یہ بات یقینی طور پر کہی جاسکتی ہے کہ معاشی نمو اور جرأت کاری کے فروغ میں گہرا تعلق ہے۔

جو منیجر کرتا ہے وہ مینجمنٹ ہے اور جو جرأت کار کرتا ہے وہ جرأت کاری ہے۔ صلاحیت کا فروغ تعلیم اور ڈیولپمنٹ کے راستے سے ہوتا ہے اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جرأت کار بنائے جاتے ہیں۔

جرأت کاری کے لیے اہم اور نمایاں صلاحیتیں کون کون سی ہیں؟ اس سلسلے میں EDI (انٹر پرینیورشپ ڈویلپمینٹ انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا) کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔ یہ انٹر پرینور شپ ایجوکیشن ریسرچ اینڈ ڈویلپمینٹ (Visit www.edindia.org) کے شعبے میں ایک قومی ادارہ ہے۔

اس ادارے (EDI) نے استعداد کے ایسی 15 صلاحیتوں کی پہنچان کی ہے جو جرأت کارانہ کارکردگی اور کامیابی میں بہت معاون ہوتی ہیں۔ ذیل میں ان کا مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

پہل (Initiative): کسی دباؤ میں کام نہ کرنا بلکہ خود اپنی پسند سے کرنا، کام کے لیے خود آگے بڑھنا اور کام کے شروع کرنے کے لیے کسی کا انتظار نہ کرنا۔

مواقع کی تلاش اور عمل (Sees and Acts on Oppourtunites): ایک ایسی سوچ جس کے مطابق فرد روز مرہ کی زندگی سے کاروبار کے مواقع تلاش کرلیتا ہے۔ (سنتروں کی مثال یاد کیجیے)

مستقل مزاجی (Persistence): کبھی ہمت نہ ہارنے والا رجحان، کام سے دل برداشتہ ہوکر کام کو چھوڑ نہ دینا، مسلسل جدوجہد کرنا اور اس وقت تک کرنا جب تک کامیابی حاصل نہ ہوجائے۔

کسب علم و حصول معلومات (Information Seeking): سیکھنا اور ان سے سیکھنا جو جانتے ہیں، ماہرین سے مشورہ کرنا اور ان کی رائے لینا، متعلقہ مواد کا مطالعہ کرنا اور دماغ کو ہمیشہ نئے خیالات اور معلومات کے لیے کھلا رکھنا۔

کام کی اعلا کوالٹی پر توجہ دینا (Concern for High Quality of Work): مسلمہ اصولوں اور معیاروں پر توجہ دینا اور ان کا ہمیشہ خیال رکھنا۔

کام اور ذمے داری کا نبھانا (Commitment to Work Contract): کاموں کو مقررہ وقت پر انجام دینے اور پورا کرنے کے لیے ذاتی طور سے خیال رکھنا۔

اہلیت رخی (Efficiency Orientation): وقت، پیسہ اور کوشش کو ہمیشہ دھیان میں رکھنا۔

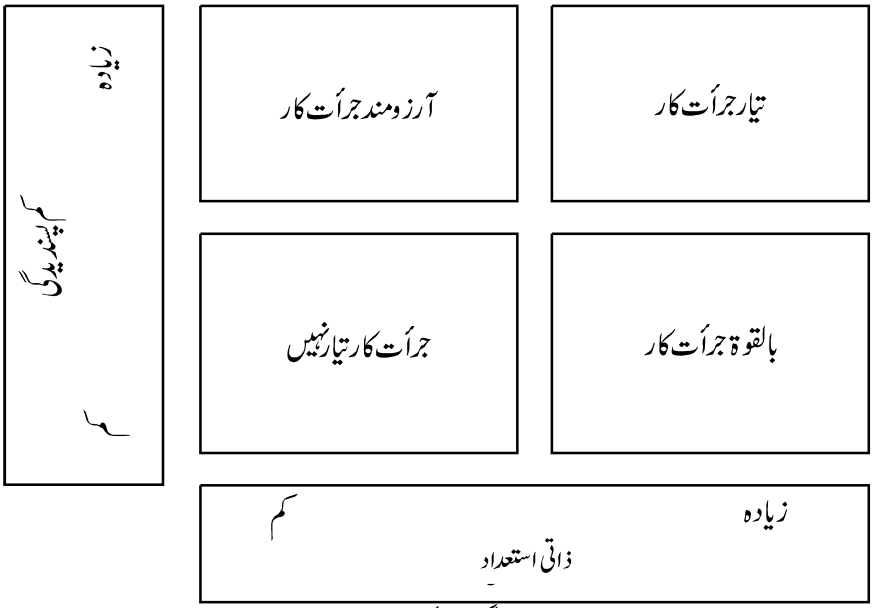

استعداد۔پسندیدگی کا میٹرکس

منظّم منصوبہ بندی(Systematic Planning): ایک پیچیدہ کل (Complex whole) کو حصوں میں تقسیم کر دینا، ان حصوں کا باریک بینی سے معائنہ کرنا اور کل کے بارے میں نتائج کا استخراج کرنا جیسے مجموعی کاروبار (کل) کےمختلف پہلوؤں (حصوں) کے مالی معاملات، پروڈکشن اور مارکیٹنگ وغیرہ پر بیک وقت دھیان دینا۔

حل مسائل: علامتوں کی پہچان کرنا، (مرض کی) تشخیص کرنا اور صحیح علاج کرنا

خود اعتمادی(Self-Confidence): کاروبار سے جڑے جوکھموں سے خوف زدہ نہ ہونا اور اپنے اوپر اس بات کا بھروسہ رکھنا کہ ان جوکھموں سے کامیابی کے ساتھ نمٹا جاسکتا ہے۔

ادعائیت(Assertiveness): اپنی فکر یا اپنے خیال کو پرزور اور موثر انداز میں دوسروں تک پہنچانا اور ان کو اس خیال کی قدر و قیمت کے بارے میں مطمئن کر دینا۔

آمادہ کرنا ہم خیال بنانا (Persuasion): کاروبار کے مفاد کے لیے دوسروں کی حمایت حاصل کرنا اور ان کو اپنا ہم خیال بنانا،

متاثر کرنے کی پالیسی اپنانا (Use of Influence Strategies): دوسروں کو قیادت مہیا کرنا۔

ملازمین کی فلاح و بہبود کو دھیان میں رکھنا (Concern for Employee Walfare): ملازمین کی فلاح و بہبود کو مسابقت اور کامیابی کا زینہ سمجھنا اور ان کی بھلائی کے لیے پروگراموں کو شروع کرنا۔

اب آپ کو یہ جاننے کی خواہش ہوگی کہ ان استعداد (Competencies) کی تشکیل وتعمیر کیسے ہوتی ہے۔

معلومات سے متعلق استعداد (مثلاً حقائق، ٹیکنالوجی، پیشہ،

Cash or KASH

ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں، انٹرویو لینے والے نے ایک مشہور ومعروف کاروباری شخصیت سے پوچھا ''ایک بیوپاری ہونے کے ناتے آپ کوسب سے زیادہ کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے؟''

جواب تھا "Caash"

یہ جواب سن کر رابطہ کار (Anchor) نے سوچا کہ انٹرویو کا پروگرام تو سب بیکار گیا کیوں کہ جواب اتنا واضح اور جامع و مانع تھا کہ مزید گفتگو کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

اس جرأت کار نے اس کی پریشانی کو سمجھ لیا اور کہا کہ محترمہ! آپ غالبًا میری بات کا مطلب غلط سمجھی ہیں۔ میرا مطلب 'C-a-s-h' یعنی نقد نہیں ہے۔ میرا مطلب K-A-S-H یعنی KASH ہے۔ اب انٹرویو صحیح سمت میں شروع ہوگیا اور اس جرأت کار نے تفصیل سے بتایا کہ KASH کا کیا مطلب ہے۔ اس نے کہا کہ K سے knowledge (علم)، A سے Attitude (رجحان/سوچ) S سے Skill (مہارت) اور H سے Habits (عادتیں) مراد ہیں۔

طریق کار، ملازمت اور اس کی نوعیت اور تنظیم کاری وغیرہ کے بارے میں معلومات) کو پڑھنے، مطالعہ کرنے اور جان کار لوگوں سے بات چیت وغیرہ کے ذریعے ترقی دی جاسکتی ہے۔ مہارت سے متعلق استعداد (جو کچھ آپ کہتے رکرتے ہیں اس کا نتیجہ اچھے یا برے کی شکل میں نکلتا ہے) مشق سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ آپ نے انگریزی کا یہ مقولہ "Practice makes a man perfect" سنا ہی ہوگا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ مشق سے مہارت پیدا ہوجاتی ہے۔ مثال کے طور پر 'آمادہ کرنے' (Persuasion) اور اثر ڈالنے (use of influence) کی حکمت عملی اپنانے کے لیے کسی بات کو بہتر طریقے پر پیش کرنے کی مہارت (Presentation Skill) کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ کس طرح کہنا چاہتے ہیں، آپ کے مخاطب کون ہیں اور ان کا پس منظر کیا ہے، ایسے ممکن سوالات کون سے ہیں جو پوچھے جاسکتے ہیں اور ان کے جوابات کیا ہوں گے یہ سب ایسے سوالات ہیں جن پر آپ کو کافی ہوم ورک کرنے کی ضرورت ہوگی۔ آپ کو ان تمام باتوں کی مشق بہم پہنچانی ہے۔ اس کام کے لیے آپ آئینے یا اپنے دوستوں کا سہارا بھی لے سکتے ہیں۔ بہر حال آپ جس حیثیت میں بھی ہوں، آپ کی کارکردگی اچھی ہونی چاہیے۔

جرأت کارانہ ترغیب

(ENTREPRENEUSIAL MOTIVATION)

ایسے مرد اور عورتیں بھی ہیں جن کو اپنے با استعداد ہونے کا بھرپور احساس ہے لیکن ان کو مستقبل میں جرأت کار بننے کا نہ شوق ہے اور نہ کوئی رغبت۔ کسی شخص میں کیا چیز رغبت پیدا کرتی ہے یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا پوچھنا تو آسان ہے لیکن جواب دینا مشکل ہے۔ مسٹر نارائن ریڈی کو سالے کے انکشاف نے یہ رغبت دلائی کہ وہ اس سے ایک کاروباری موقع کی شکل میں استفادہ کریں۔ اگر ہم ماسلو Maslow کے اصول ضرورت پر نظر رکھیں تو کہہ سکتے ہیں کہ نارائن ریڈی نے

جرأت کاری کی صلاحیتیں

خوداظہاریت (Self-Actualization) کی ضرورت سے ترغیب و تحریک پائی۔ چوں کہ مسابقت میں کسی کارنمایاں کو انجام دینا جرأت کاری کی اہم خصوصیت ہوتی ہے۔ اسی لیے ''نمایاں کامیابی کی خواہش'' (Need for Achievement) جرأت کارانہ رویّے کے لیے بنیادی محرک ہوتا ہے۔ اس اصطلاح'' نمایاں کامیابی کی خواہش'' کومختصر کرکے "N-ach' استعمال کیا جاتا ہے۔ دیکھیے باکس جس کا عنوان ہے'N-ach' کس طرح معیشت اور جرأت کاری کے فروغ میں تعاون دیتی ہے'')

نمایاں کامیابی کی خواہش (N-ach): N-ach میں کچھ دشوار اور سخت کام انجام دینے کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔ یہ کسی مادی شے، بنی نوع انسان یا خیالات ونظریات سے استفادے پر قابو پانا، اس پر اقتدار حاصل کرنا اور اس پر تسلط جمانا ہے۔ یہ ان تمام کاموں کو ممکنہ تیزی اور آزادی سے انجام دیتا ہے، یہ رکاوٹوں کو دور کرتا اور اعلا ترین معیار کو حاصل کرتا ہے۔ یہ دوسروں پر سبقت حاصل کرتا اور دوسروں سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ یہ اپنی صلاحیتوں کا کامیابی کے ساتھ استعمال کرکے عزت نفس میں اضافہ کرتا ہے۔ جی ہاں، جرأت کاری آپ کو اپنی صلاحیتوں کے بہترین استعمال کے لیے بہترین مواقع فراہم کرتی ہے، آپ کو قواعد وضوابط کی پابندی پر آمادہ کرتی ہے، اپنی ذاتی خلاقیت اور جدت پسندی کے استعمال میں باس کی ہدایات کی پابندی کی تعلیم دیتی ہے اور پھر آپ ایک ایسا ماحول تخلیق کرسکتے ہیں جو آپ کی لیاقتوں اور دلچسپیوں کے موافق ہو۔

اختیار کی خواہش(Need For Power or N-Pow):
اختیار کی خواہش کا مطلب ہے لوگوں یا دوسروں کے رویّوں (Behaviours) کو متاثر کرنا تاکہ وہ ہماری طے کردہ سمت میں چلیں اور ہمارے ہی طے کردہ مقاصد کو حاصل کریں۔ عام تصور کے مطابق، سیاست داں، سماجی اور مذہبی رہنما چیف

N-ach (نمایاں کامیابی کی خواہش) سے معیشت اور جرأت کاری کو کیسے فروغ ملتا ہے

نمایاں کامیابی کی خواہش، کے کردار، جانچ اور اس کو سامنے لانے کا سہرا ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر میک کلے لینڈ کے سر ہے جن کا تذکرہ ہم وسائل انسانی کی صلاحیتوں اور جرأت کاری کے فروغ کے سلسلے میں اس سے قبل کر چکے ہیں۔ انھوں نے یہ جانچ کی کہ کچھ ملک دوسرے ملکوں کے مقابلے کیوں زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ اس سوال کا جواب انھوں نے یہ ڈھونڈا کہ ''کامیابی کی تحریک وترغیب کی سطح میں پائے جانے والے فرق، معاشی ترقی کی سطح میں فرق کے لیے ذمے دار ہوتے ہیں'' انھوں نے 39 ملکوں کی کہانیوں، عقائد و روایات اور پرائمری سطح تک کے پڑھنے والوں کی جانچ کی اور پتہ لگانے کی کوشش کی کہ کیا وہ حالات سے ہٹ کر شخصی کامیابیوں، جرأت و ہمت اور انسانی کوشش وغیرہ پر روز دیتے تھے۔ میک کلے لینڈ کی تحقیقات سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ کامیابی کی ترغیب و تحریک کی سطحوں میں فرق معاشی ترقی کی سطح میں فرق کا باعث ہیں' یہی وہ بات ہے جو پروفیسر مذکور نے ان ملکوں کے قارئین اور کہانیوں کے تجزیہ سے اخذ کی۔ ایسا کیوں ہے اور یہ عمل کیسے ہوتا ہے؟ میک کلے لینڈ نے مشاہدہ کیا کہ جرأت کاری ایسا ذریعہ ہو سکتی ہے جس سے کامیابی کی تحریک وترغیب بہتر طور پر جلوہ گر ہوتی ہے اور اسی جرأت کاری کے ذریعے پھر ترقی کا عمل تیز ہوتا ہے۔

ایگزیکٹو افسران اور سرکاری بیوروکریٹ وغیرہ اختیار کی علامت ہوتے ہیں۔ یہ تصور اس عقیدے پر مبنی ہے کہ اختیار کا سرچشمہ 'عہدہ' ہے۔ اسی طرح کاروبار کے مالک ہونے میں بھی 'اختیار کی خواہش (Need for Power) پوشیدہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ تو آپ مانیں گے ہی کہ کسی کاروبار کے قائم کرنے میں سرمایہ فراہم کرنے والوں، سازوسامان اور میٹیریل سپلائی کرنے والوں، ملازمین اور گراہکوں کے عہد و اقرار اور ان کے اعتماد و یقین کو تو مالک جیت ہی لیتا ہے۔ اگر آپ کے پاس اختیار ہے تو آپ اس کا استعمال صرف اپنے مفاد کے لیے نہیں کریں گے۔ آپ اس کا استعمال دوسروں کی زندگی کے لیے اور کوئی کارنمایاں انجام دینے کے لیے بھی کریں گے۔ دراصل جرأت کار کو اختیار کی خواہش'' کے سماجی پہلو سے تحریک وترغیب ملتی ہے اور نتیجتاً یہ ایسی تنظیموں کی تلاش میں رہتے ہیں جو بہت سے لوگوں کی روٹی روزی اور ان کی عزت نفس کا سرچشمہ ہوتی ہیں۔

وابستگی کی خواہش (Need for Affiliation or N-aff): آپ نے اکثر سنا ہوگا کہ والدین جو کچھ بھی کرتے ہیں اپنے بچوں کے لیے کرتے ہیں۔ جب بھی کوئی شخص باہمی رشتوں کی بابت سوچتا ہے تو اس کا مطب یہی ہوتا ہے کہ وابستگی (Affiliation) کے بارے میں سوچتا ہے۔ دیگر باتوں کے علاوہ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ لوگوں میں ایک رجحان اس بات کا ہوتا ہے کہ وہ ان کی خواہشات اور زندگی کے طور طریقوں کی عزت کرتے ہیں اور انھیں اہمیت دیتے ہیں جن کی ان کے نزدیک قیمت ہوتی ہے۔ زیادہ تر سماجی کارکن، ماہرین ماحولیات، اساتذہ، ڈاکٹر اور نرسیں ایسی ضرورتوں یا خواہشات کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ جرأت کاروں کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ ان کو اس وابستگی (Affiliation) سے کچھ زیادہ لینا دینا نہیں ہوتا کیوں کہ یہ لوگ اختراع پسند، دوسروں کے لیے نمونہ قائم کرنے والے اور روایت شکن ہوتے ہیں۔ بہر حال یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ وابستگی کامیابی کے

راستے میں ہی رکاوٹ بنے۔ کچھ ایسے تمدن بھی ہیں جن میں خاندان ایک ایسی بنیادی چٹان کا کام دیتا ہے جس پر مستقبل کے لیے کامیاب پیشوں کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ گویا کہ یوں سمجھیے کہ ایک شخص اپنی تسکین کے لیے نہیں بلکہ خاندان کے لیے کام کرتا ہے۔ کاروباری روایت کو خاندان یا اپنے فرقے میں جاری رکھنے کی خواہش وابستگی کی ضرورت ہی کا اظہار ہے۔ ہندوستان جیسے ملکوں میں جو ماضی میں استعمار کے زیر اثر رہے، جرأت کاروں کی پہلی نسل کو حب وطن کے جذبے سے اور غیر ملکی حکمرانوں کے چنگل سے نو آزاد شدہ معیشت کو از سر نو تعمیر کرنے کے جذبے سے ترغیب و تحریک ملی۔ اس قسم کی مثالوں میں وابستگی کے ذریعے ترغیب و تحریک کے عناصر یقیناً مل سکتے ہیں۔

خود مختاری کی خواہش (Need for Autonomy or N-Aut): خود مختاری کی خواہش کا مطلب کسی بیرونی اقتدار کے سامنے اپنے افعال کے لیے جواب دہ اور ذمے دار ہونا نہیں بلکہ آزاد اور خود اپنے لیے جواب دہ اور ذمے دار ہونا ہے۔ یہ ایک ایسے موقع کی خواہش ہے جس کے ذریعے وہ اپنی لیاقتوں کو بھرپور طور سے بروئے کار لا سکے۔ جرأت کاری کے سیاق و سباق میں اس کی تشریح اس طرح کی جا سکتی ہے کہ اس بات کا عزم کر لینا ہے کہ میں کسی دوسرے کے لیے کام نہیں کروں گا۔ نوکریوں کے معاملے میں، ملازمین کو یہ آزادی کہاں ہوتی ہے کہ وہ فیصلہ کرنے یا کوئی لائحہ عمل طے کرنے میں اپنی صواب دید کا استعمال کر سکیں۔ یہ صورتِ حال اتنی شدید ہوتی ہے کہ ملازمین کے لیے خود اپنا کاروبار شروع کرنے کا محرک بن جاتی ہے۔ اختیار کی خواہش (N-Pow) باس سے آزادی نہیں بلکہ اپنے تشخص کی شناخت ہے (اس کے لیے ایک حیدرآبادی جرأت کار کی مثال دیکھتے ہیں۔ دیکھیے باکس بعنوان ''جرأت کاری میں کام کی ذاتی اقدار کا تحفظ''

جرأت کاری کے فروغ کے لیے درج بالا بحث کا کیا مفہوم ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ جرأت کاری کے فروغ یا اس کی ترقی کے لیے صحیح ترغیب و تحریک ضروری ہے۔ اگر تحریک و ترغیب (Motivation) نہیں ہے تو نہ مرد اس کو اپنا سکیں گے اور نہ عورتیں۔ ہر ایک ''جرأت کاری بیداری پروگرام'' EAP یعنی (Enterpreneurship Awareness Programme) یا ''جرأت کاری ترقی پروگرام'' EDP یعنی (Enterpreneurship Development Prgramme) میں، جرأت کاری کی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ ''جرأت کاری میں ترغیب و تحریک'' کے بارے میں بھی خاص سیشن ہوتے ہیں۔

آپ نے یہ بات محسوس کی ہوگی کہ تحریک و ترغیب اور اہلیت ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں۔ جن لوگوں میں اہلیت ہوتی ہے وہ اپنی اہلیت کے اظہار کے لیے مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں اور نتیجتاً وہ جرأت کاری کو اختیار کرتے ہیں۔ جو لوگ آزادانہ طور پر اپنا کام کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے لیے سخت محنت کرتے ہیں اور ضروری صلاحیتیں حاصل کر لیتے ہیں۔ کسی نے بہت سچی بات کہی ہے کہ جرأت کار وہ خواب دیکھنے والے ہیں جو خوابوں کو سچا کر دکھاتے ہیں''

جرأت کاری سے متعلق تحریک و ترغیب کی وضاحت اور اس کو فروغ دینے کے لیے یہ سمجھنا بہت اہم ہے کہ مختلف افراد کی

تحریک وترغیب مختلف طریقوں پر ہوتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی جرأت کار اپنی جرأت کاری کے ذریعے ایک سے زیادہ ضرورتوں کی تکمیل کرے۔ معاشی نظریہ تو صاف صاف یہ کہتا ہے کہ کسی بھی فرم یا کسی جرأت کار فرد کا مقصد زیادہ سے زیادہ منافع کمانا ہے۔

جرأت کارانہ اقدار اور رجحانات (ENTREPRENEURIAL VALUES AND ATTITUDES)

جب ہم انسانی رویّے (Human Behaviour) کی وضاحت کرتے ہیں تو اس میں دو اصطلاحوں کا استعمال ہوتا ہے یعنی اقدار اور رجحانات کا۔ ان دونوں کے درمیان امتیاز کو واضح کرنے کے بجائے یہ کہنا کافی ہوگا کہ جرأت کاری میں جب ہم اقدار اور رجحانات کا ایک ساتھ استعمال کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے جرأت کاری میں کامیابی کے لیے افراد کا رویّہ جاتی انتخاب (Behavioural Choices) ہے۔ یہاں لفظ انتخاب (Choice) بہت اہم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے برتاؤ کرنے کے مختلف طریقے یا رویّے ہوسکتے ہیں۔ جرأت کاری میں رویّوں کے بہت سے رجحانات اور میلانات ہوتے ہیں جن کا کامیابی پر اثر پڑتا ہے۔ cash یا kash میں جرأت کار نے ان کو عادتوں (habits) کا نام دیا۔ کچھ اسکالروں نے ان کو حکمت عملی (Policy) یا جنگی تدبیر (Strategy) کہا۔ فیصلہ چاہے جرأت کاری کو پیشے کے طور پر اپنانے کا ہو، یا اس بات کا ہو کہ کون سی پروڈکٹ بازار میں لائی جائے۔ یا یہ کہ نمو کے لیے کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔ منافع کس طرح زیادہ کمایا جائے یا یہ کہ سماجی ذمے داریوں کو کیسے پورا کیا جائے بہر حال کوئی معاملہ ہو آپ کو ان میں اپنے رویّے کا انتخاب (Choice) تو کرنا ہی ہوگا۔ آپ جو فیصلہ بھی کریں گے، آپ کی کارکردگی پر اس کا زبردست اثر پڑے گا۔ ہم کسی کاروبار کو شروع کرنے اور اس کے مینجمنٹ سے جڑے مسائل اور پھر ان سے متعلق مختلف یا متبادل رویّوں (Behavioural Choice) کا ایک خاکہ یہاں دیتے ہیں۔ (ہم نے آسانی کے لیے دو مثالیں انتخاب کی ہیں) ہم نے ان رویّوں کو اہمیت دی ہے جنھیں عام طور پر اعلا کارکردگی سے وابستہ سمجھا جاتا ہے۔

جرأت کاری میں کام کرنے کی ذاتی اقدار کا تحفظ

جن صنعتوں میں کرائے کے پاور پلانٹ لگے ہوتے ہیں ان میں اگر ایک دن کام نہ ہو تو کروڑوں روپے کا نقصان ہوتا ہے۔ ایک پبلک سیکٹر کی بہت بڑی کمپنی میں افسر شاہی سے تال میل کرنا ایک انجینئر کے لیے بڑا مشکل ہوگیا۔ اس کا ذاتی نظریہ یہ تھا کہ ''گراہکوں کی خدمت کو ہر بات پر ترجیح دینی چاہیے۔ کاغذی خانہ پری بعد کی چیز ہے، نتیجہ یہ ہوا کہ اس انجینئر نے نوکری چھوڑ دی اور ٹربائن کی مرمت اور اس کی نوسازی کرنے والی ایک کمپنی کھول لی۔ ٹربائن کے لانے لے جانے میں مرمت کرنے سے زیادہ پیسے لگتے تھے اس لیے کمپنی نے ٹربائن کے پاس جا کر سروس شروع کردی جس سے وقت کی بچت ہوئی اور گراہک خوش ہوگئے۔ بعد میں کمپنی نے ٹربائن کے کل پرزے بنانا بھی شروع کیا اور کمپنیوں میں کھولنے بند کرنے کی بنیاد پر اپنے پاور پلانٹ کا ستعمال بھی شروع کردیا۔

جرأت کاری میں کامیابی کے لیے رویّوں کا انتخاب

نمبر شمار	ابعاد	متبادل رویّے
1	جرأت کاری کی قسم	رہنمائی یا قیادت/جدت پسندانہ پروڈکشن کا انتخاب کیجیے مجرب اور آزمودہ پروڈکٹس کا انتخاب کیجیے۔
2	کاروبار سے متعلق فیصلہ	کاروبار کا تعلیمی لیاقتوں/تجربات کی بنیاد پر انتخاب کیجیے جو بھی موقع ملے اس سے فائدہ اٹھائیے۔
3	وسائل انسانی کا مینجمنٹ : ملازمین کی بھرتی کی پالیسی	لائق اعتماد، بھروسہ کے قابل اور فرماں بردار ملازمین کی بھرتی کیجیے تعلیم یافتہ اور تجربہ کار ملازمین رکھیے۔
4	نمو کا مینجمنٹ: رفتار	جس حد تک اور جس رفتار سے ترقی اور نمو کا بندوبست ہوسکے اس حد تک نمو کیجیے جب لوہا گرم ہو تو اس کا خوب فائدہ اٹھائیے۔
5	تنظیم کاری: اختیارات منتقل کرنے کی اہلیت	بہت قریب سے خود دیکھ بھال کیجیے۔ اختیارات دوسروں کو سپرد کر دیجیے۔ اختیارات کو غیر مرکوز بنائیے۔
6	مارکیٹنگ مینجمنٹ: مارکیٹنگ کا تصور	جو چیز تیار کریں اسے فروخت ضرور کردیں۔
7	وسائل انسانی کا مینجمنٹ: معاوضہ	اضافی انکریمنٹ/ترقی دے کر اچھی کارکردگی پر انعامات دیجیے۔ جو چاہیں انعام دیں۔
8	فروغ/ترقی کا مینجمنٹ: ہدایت کاری	بنیادی استعداد کے اردگرد ترقی کریں۔ جو مواقع بھی ملیں ان سے فائدہ اٹھائیں۔
9	مارکیٹنگ منیجمنٹ: پروڈکٹ کی منصوبہ بندی اور ترقی	اگر ناگزیر ہو تو پروڈکٹ میں تبدیلی کریں۔ مال میں بہتری لائیں/جدت پیدا کریں اور اختراع کریں۔
10	مینجمنٹ چلانا: جائے وقوع سے متعلق فیصلے لینا	کاروبار کا قیام وہاں کریں جہاں لوگوں سے رابطہ آسان ہو۔ کاروبار کا قیام خالص معاشی بنیادوں پر کریں۔
11	مینجمنٹ چلانا: لاگت کا معقول ہونا	سپلائروں، گراہکوں اور ملازمین سے سودے بازی کر کے منافع بڑھانے اور پیشگی اخراجات میں کمی کر کے اور لیاقتوں میں سدھار لا کر لاگت گھٹائیے۔
12	مقابلوں (مسابقتوں) کا منیجمینٹ	مقابلوں کا سامنا کریں مقابلوں سے بچیں۔
13	منصوبہ بندی: فیصلہ لینے کا طریقۂ کار	کاروبار سے متعلق معلومات کے لیے ماحولیات کی اچھی طرح خود جانچ کریں۔ اپنے فیصلوں اور اپنی بصیرت پر بھروسہ کریں۔
14	تنظیم کاری: با قاعدہ مرتب شکل دینا	ہر کام کو خود کرلینا، ماہرین کا تقرر کرنا اور سسٹم میں باقاعدہ طور پر اس پیشے سے متعلق کاموں کو انجام دینا۔
15	اخلاقیات	کاروباری اخلاقیات پر کوئی سمجھوتہ نہ کرنا، جنگ محبت اور کاروبار میں سب کچھ جائز ہے۔
16	جانشینی کی منصوبہ بندی	جانشین کو طے کر دینا اور اس کی تربیت کرنا۔ کاروبار خود اپنا جانشین تیا کرلے گا۔
17	منصوبہ بندی: وقت کی حدود	طویل مدت کو دھیان میں رکھیں۔ روزمرّہ کی ضرورتوں کے مطابق کام چلائیں۔
18	مینجمنٹ چلانا: تحقیق اور ترقی	تحقیقات اور ترقی میں سرمایہ کاری کیجیے۔ تحقیقات اور ترقی ایک بے وجہ برداشت کی جانے والی عیش پسندی ہے۔

کلیدی اصطلاحات

جرأت کاری	Entrepreneurship	انٹر پرائز	Entreprise
جرأت کارانہ جوکھم	Entrepreneurial Risks	کھوج	Exploration
تجربہ کرنا	Experimentation	دیہی جرأت کاری	Rural Entrepreneurship
جرأت کارانہ مواقع	Entrepreneurial Opportunities		
جرأت کارانہ استعداد	Entrepreneurial Competencies		

خلاصہ

جرأت کار(Entrepreneur)، جرأت کاری (Entrepreneurship)اور انٹر پرائز کی اصطلاحات کو ایک انگریزی جملے کی بناوٹ کو سامنے رکھ کر سمجھا جاسکتا ہے۔ جرأت کا رایک شخص یعنی فاعل (Subject)ہے، انٹر پرائز ایک عمل یا فعل (Verb) ہے اور جرأت کاری کسی شخص (فاعل) کی تخلیق یا عمل کا نتیجہ یعنی مفعول (Object) ہے۔

جرأت کاروں کا معاشی ترقی اور انٹر پرائز دونوں میں بہت اہم کردار ہوتا ہے، معاشی ترقی کے حوالے سے جرأت کار مجموعی گھریلو پیداوار(GDP) کی نمو(growth)، سرمایے کی تشکیل(Capital formation)اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں بڑا تعاون دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ جرأت کار دوسرے لوگوں کے لیے کاروبار کے مواقع پیدا کرتے ہیں اور جس سماج میں وہ کاروبار کرتے ہیں اس سماج کے طرزِ زندگی کو بہتر بنانے میں بھی مددگار ہوتے ہیں۔ انٹر پرائز کے تعلق سے دیکھیں تو جرأت کار کاروبار کے خیال سے لے کر انٹر پرائز شروع کرنے تک مختلف کردار انجام دیتے ہیں۔ وہ اپنے خیال (idea) کے ممکن العمل ہونے کی جانچ کرتے ہیں، وسائل کو جٹاتے ہیں کاروبار سے جڑی غیر یقینی کی صورتوں اور جوکھموں کو برداشت کرتے ہیں، پروڈکٹ کو بازار میں لاتے ہیں اور نئے بازار، نئے پروڈکٹ اور نئی تکنیکوں کو متعارف کراتے ہیں۔ ترقی پذیر ملکوں میں وہ انٹر پرائز کے روزمرہ کے کام کاج کا مینجمنٹ بھی کرتے ہیں۔ وسیع پیمانے پر معاشی ترقی اور محدود پیمانے پر کاروبار کی شروعات میں اس کے اہم کردار کو ذہن میں رکھیں تو یہ لازمی ہوجاتا ہے کہ جرأت کاری کو ایک پیشے کے روپ میں اپنانے کے لیے ایک باشعور کوشش کی جائے۔ اس سلسلے میں EAP اور EDP کا بہت اہم کردار ہے۔ اس کے علاوہ ایک ماحول دوست (Environment friendly) جرأت کاری کی تخلیق بھی ضروری ہے۔ چوں کہ جرأت کاری، کسی شخص اور ماحول کے درمیان فعال تال میل کا نتیجہ ہوتی ہے اس لیے یہ ضروری ہے جرأت کارانہ صلاحیتوں، محرکات(Motivations)، اقدار(Values) اور رجحانات(Altitudes) کوفروغ دیا جائے۔

مشقیں

متبادل جوابی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کا جو سب سے مناسب جواب ہو اس پر نشان لگائیے:

1۔ جرأت کار برداشت کرتے ہیں

(a) پہلے سے معلوم جوکھم

(b) بڑے جوکھم

(c) معمولی جوکھم

(d) متوسط درجے اور پہلے سے معلوم جوکھم

2۔ معاشیات میں درج ذیل کون سا کام جرأت کار کا نہیں ہے۔

(a) جوکھم اٹھانا

(b) سرمایے کا بندوبست اور پروڈکشن کی تنظیم

(c) اختراع (Innovation)

(d) روزمرہ کے کام کاج کو چلانا

3۔ کون سا بیان جرأت کاری اور مینجمنٹ کے درمیان فرق کو واضح نہیں کرتا

(a) جرأت کار کاروبار قائم کرتے ہیں اور منیجر اس کو چلاتے ہیں

(b) جرأت کار اپنے کاروبار کے مالک ہوتے ہیں منیجر ملازم ہوتے ہیں۔

(c) جرأت کار منافع کماتے ہیں، منیجر تنخواہ پاتے ہیں۔

(d) جرأت کاری ایک ہی بار کا کام ہے، مینجمنٹ ایک مسلسل سرگرمی ہے۔

4۔ kilby نے جرأت کار کے جن کاموں کو بتایا ہے ذیل میں سے کون سا سیاسی انتظام کا پہلو نہیں ہے؟

(a) سرکاری افسر شاہی سے کام نکالنا

(b) تنظیم میں انسانی رشتوں کا مینجمینٹ

(c) پروڈکشن کی نئی نئی تکنیکیں اور نئے نئے پروڈکشن کو لانا

(d) گراہک اور سپلائر کے رشتوں کا مینجمنٹ کرنا

5۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا رجحان عام طور پر کامیاب جرأت کاری سے جڑا ہوا نہیں ہے۔
(a) تحقیق اور ترقی (R&D) میں سرمایہ کاری
(b) اپنے کاروبار کو روزمرہ کی بنیاد پر چلانا
(c) مسلسل اختراع اور برجستگی
(d) گراہکوں کی ضرورتوں کے مطابق پیداوار

مختصر جوابی سوالات

1۔ ''جرأت کار''، ''جرأت کاری'' اور ''انٹر پرائز'' کے مفہوم کی وضاحت کیجیے۔
2۔ جرأت کاری کو ایک تخلیقی سرگرمی کیوں مانا جاتا ہے؟
3۔ ''جرأت کار درمیانی قسم کا جوکھم اٹھاتے ہیں'' اس مقولہ کی وضاحت کیجیے۔
4۔ جرأت کار کس طرح معاشی سرگرمیوں کے تناظر اور دائرہ کار کو بڑھاتے ہیں؟
5۔ جرأت کاری میں کامیابی کی تحریک وترغیب کے کردار کو مختصراً بیان کیجیے۔

طویل جوابی سوالات

1۔ کسی نئے کاروبار کو شروع کرنے کے مراحل کو مختصراً بیان کیجیے؟
2۔ جرأت کاری اور معاشی ترقی کے درمیان رشتے کی نوعیت کا جائزہ لیجیے۔
3۔ واضح کیجیے کہ تحریک وترغیب اور اہلیتیں کس طرح جرأت کاری کو پیشے کے روپ میں چننے کے فیصلے کو متاثر کرتے ہیں؟

اطلاقی سوالات

انشومن جڑی بوٹیوں سے کاسمیٹکس بنانے والے ایک چھوٹے مینوفیکچرر کے یہاں ایک محنتی سیلز ایگزیکٹو تھا۔ اس کی تنخواہ بھی اچھی تھی اور فرم کے لیے وہ جو کام کرتا تھا اس کے بدلے اس کو اچھا کمیشن بھی ملتا تھا۔ دہلی کے بازار پر اس کا قبضہ تھا اور اسی وجہ سے وہ فرم کا اٹوٹ حصہ بن گیا تھا۔ فرم میں اب اس کے مقام وحیثیت پر لوگ رشک کرتے تھے اور وہ اس بات سے واقف بھی تھا۔ اس کا خیال تھا:

''کاروبار میں کامیابی کی کنجی، پروڈکٹس کی بکری ہے۔ بکری کاروباری دور (cycle) کا اول وآخر ہے۔ دیگر جو لوگ فیکٹری میں سامان کی مینوفیکچرنگ کر رہے ہیں وہ صرف اس کاروباری مشین کے کل پرزے ہیں جسے سیلز ایگزیکٹیو چلا رہے ہیں۔ اس لیے فرم کی کامیابی میں ایک معمولی حصے کے بدلے اتنے بڑے بوجھ کو کیوں ڈھویا جائے، بجائے اس کے کہ میری محنت کا پھل دوسروں کو ملے میں اپنا کاروبار خود کیوں نہ شروع کردوں؟''

کیا انشومن کو یہ قدم اٹھانا چاہیے۔ اپنے جواب کے لیے دلائل بھی دیجیے۔

ایک مسئلہ

ایک روح پھونک دینے والا اور جوش بھر دینے والا کام: ایک مزدور بن گیا جرأت کار

میکسیکو کی ایک ویب سائٹ نے بہار کی ایک بے زمین عورت کو ایشیا کے 25 ٹاپ کسانوں میں درج کیا ہے۔

45 سالہ لال منی دیوی روزانہ کی اجرت پر کام کرنے والی ایک عورت تھی۔ اس نے اپنی قسمت آپ بنانے کا عہد کیا اور مشروم کی کھیتی کر کے کامیاب کسان بن گئی۔ 600 روپیے سرمایہ کے طور پر لگانے والی یہ خاتون اب 12,000 روپے سالانہ کما لیتی ہے۔

اس کی کامیابی کا ذکر میکسیکو کی ویب سائٹ میں کیا گیا ہے۔ اس ویب سائٹ نے لوگوں میں حوصلہ مندی پیدا کرنے کے لیے اس کا نام اور فوٹو اپنی فوٹو گیلری میں دیا ہے لال منی دیوی کہتی ہیں:

''میں ایک غریب عورت ہوں، میں نے سوچا کہ مشروم کی کھیتی سے مجھے فائدہ ہوگا۔ اسی لیے میں نے یہ کام شروع کر دیا۔ اب میں اپنے اہل خانہ کے لیے روٹی روزی کا بندوبست کر سکتی ہو۔''

کامیاب انٹر پرائز:

کامیابی کی اس کہانی نے پٹنہ کے آزاد پور گاؤں میں بہت سی عورتوں کو متاثر کیا اور ان میں حوصلے پیدا کر دیے۔ ارملا دیوی نے کہا:

''یہ تو بغیر محنت کی کھیتی ہے جسے ہم اپنے گاؤں میں بھی کر سکتے ہیں۔ سخت دھوپ میں کام کرنا تو بہت مشکل کام ہوتا ہے۔ مشروم کی کھیتی سے بہت فائدہ ہوگا۔''

انڈین کونسل فار ایگریکلچرل ریسرچ نے لال منی دیوی اور دوسری بے زمین عورتوں کو مشروم کی کھیتی کرنے کا شوق دلایا ہے ڈاکٹر اے آر خان، پرنسپل سائنٹسٹ آئی سی اے آر پٹنہ نے کہا ہے:

''روٹی روزی کے اس متبادل ذریعے سے غریب سے غریب آدمی کی مدد ہوگی۔ اس کے لیے ہم نے اس گاؤں کا انتخاب کیا ہے جہاں لوگوں کے پاس کھیتی کے لیے زمین نہیں ہے اور جنھیں فصل کاٹنے کا کام کرنا پڑتا ہے''

لال منی کی کوششوں سے بہت سی بے زمین عورتوں نے مشروم کی کھیتی باڑی شروع کر دی ہے اور اب وہ کم کوشش اور کم محنت سے اپنے گھر والوں کے لیے روزی کا بندوبست کر لیتی ہیں۔

(ماخذ : www.ndtv.com/features downloaded on 15/3/2006 at 1:35 am)

سوالات

1۔ لال منی دیوی نے کون سا حوصلہ مندانہ کام کیا؟

2۔ کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ خود بھی جرأت کار بن سکتے ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

3۔ لال منی دیوی نے ایک جرأت کار کی کن خوبیوں کا اظہار کیا؟

4۔ ایک جرأت کار بننے میں کیا فائدے اور کیا جوکھم ہیں؟ آپ جوکھموں سے اپنی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں؟

(اساتذہ کو جرأت کاروں کی خصوصیات وضاحت سے بتانی چاہیے اور طلبا کو اس کے لیے رغبت بھی دلانی چاہیے۔حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں جو مدد مل سکتی ہے اس کے لیے دیکھیے ویب سائٹ www.india.gov.in)

پروجیکٹ ورک

1۔ آپ کے پڑوس میں نیا نیا جو چھوٹا کاروبار شروع ہوا ہے اس کو جا کر دیکھیے اور اس کے مالک سے انٹرویو لیجیے۔اس نے یہ کاروبار کیسے شروع کیا اور کن مشکلات کا سامنا اس کو کرنا پڑا اس کی ایک رپورٹ تیار کیجیے۔ان مشکلات پر قابو پانے کے لیے مالک نے کیا کیا قدم اٹھائے یہ بھی اپنی رپورٹ میں لکھیے۔اس رپورٹ پر اپنی کلاس میں بحث کیجیے۔

2۔ کچھ بڑے بڑے جرأت کاروں جیسے دھیرو بھائی امبانی، جمشید جی ٹاٹا، جی ڈی برلا اور کرن مذومدار شا وغیرہ کی سوانح حیات کا مطالعہ کیجیے۔ان لوگوں میں جو مشترکہ باتیں ہیں ان کو لکھیے اور کلاس میں ان پر بحث کیجیے۔کیا آپ ان میں سے کچھ خصوصیات کو اپنے میں سمو سکتے ہیں اور آئندہ زندگی میں کسی مرحلے پر جرأت کار بن سکتے ہیں؟